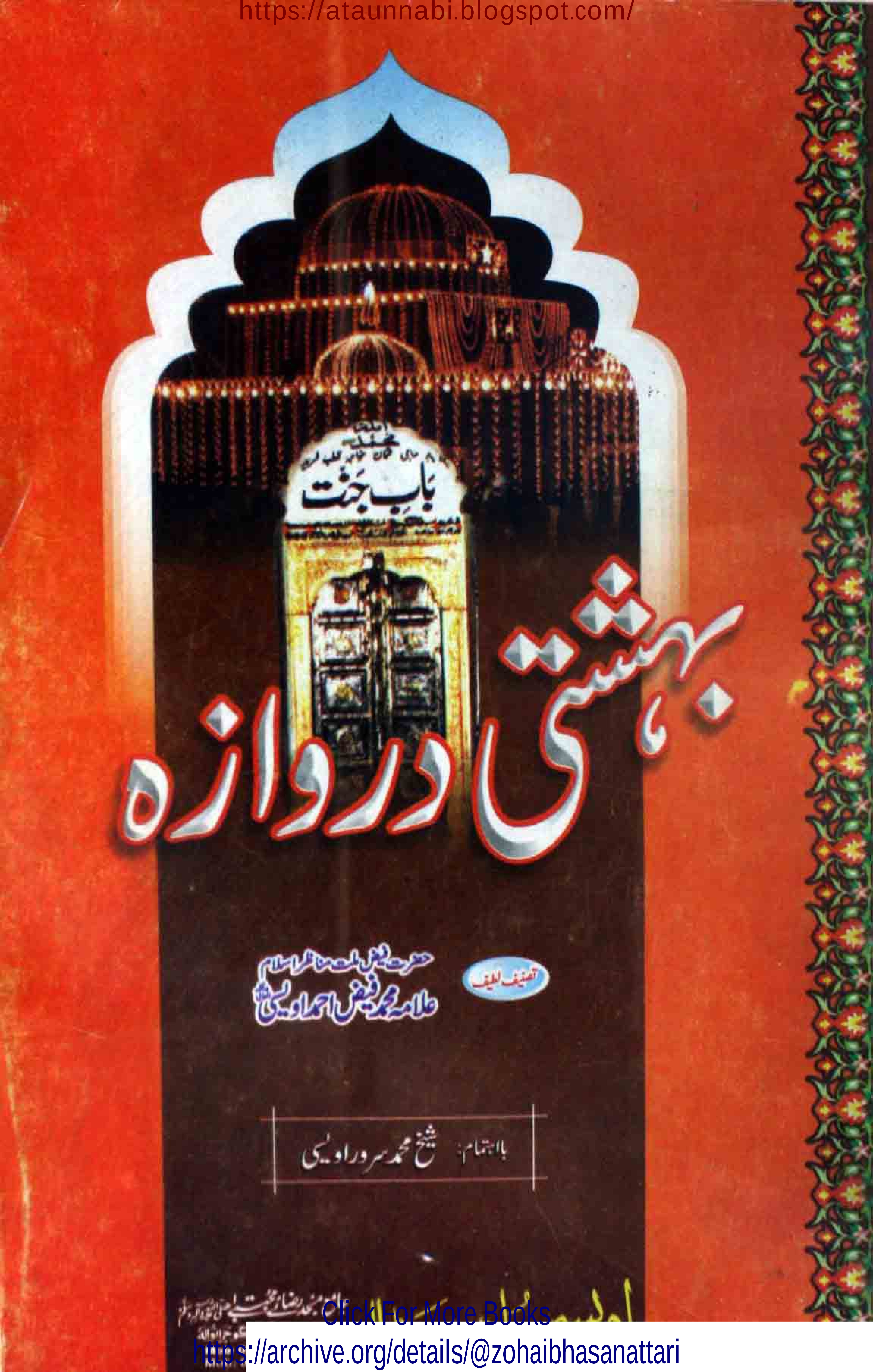


باب جنت
بہشتی دروازہ
تصنیف لطیف
حضرت فیض ملت مناظر اسلام
علامہ محمد فیض احمد اویسی
باہتمام: شیخ محمد سرور اویسی

بہشتی دروازہ

تصنیف لطیف

حضرت فیض ملت مناظر اسلام

علامہ محمد فیض احمد اویسی مدظلہ العالی

باھتمام

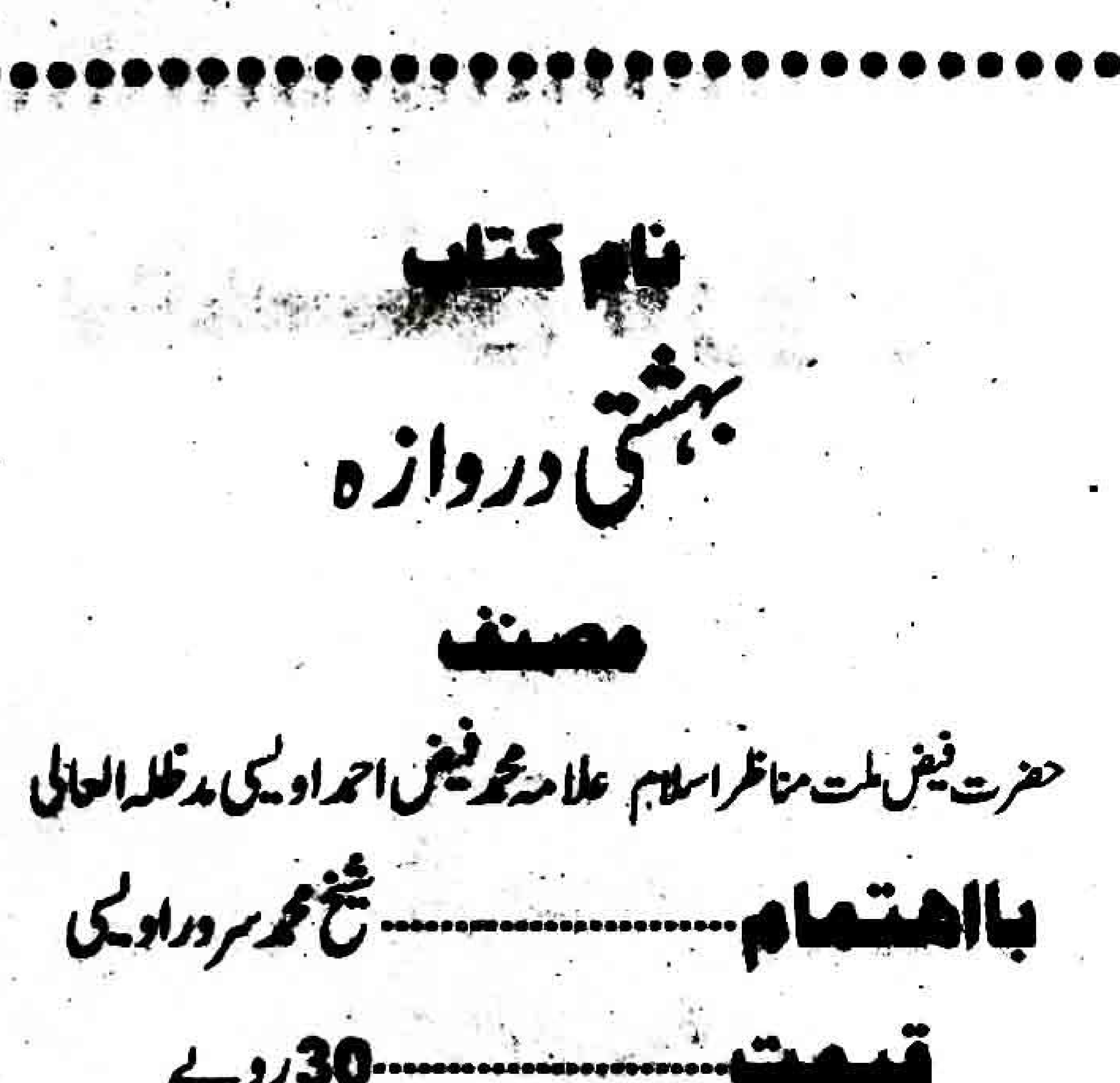
شیخ محمد سرور اویسی

ناشر

اویسی بک سٹال

جامعہ مسجد رضائے مجتبیٰ ایکس بلاک پیپلز کالونی گوجرانوالہ

0301-6464561



نام کتاب

بہشتی دروازہ

مصنف

حضرت فیض ملت مناظر اسلام علامہ محمد فیض احمد اویسی مدظلہ العالی

باھتمام .... شیخ محمد سرور اویسی

قیمت .... 30 روپے

ملنے کے پتے

اویسی بک سٹال گوجرانوالہ

مکتبہ رضائے مصطفی گوجرانوالہ

مکتبہ فکر اسلامی کھاریاں

مکتبہ جمال کرم لاہور

مکتبہ مسلم کتابوی، لاہور

مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور

مکتبہ کرمانوالہ بک شاپ، لاہور

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

فقیراویسی غفرلہ ہر ولی اللہ کے مزار کی زیارت کے لئے ان کی چوکھٹ کو بہشتی دروازہ سمجھتا ہے اور شیخ الاسلام والمسلمین حضور گنج شکر فریدالدین رحمۃ اللہ علیہ کا بہشتی دروازہ تو صدیوں سے مشہور ہے فقیر نے یہ رسالہ ان خوش بختوں کے لئے لکھا جو اس مقدس دروازہ سے گذرنے کے لئے سال بھر کا انتظار کرتے ہیں اور جو لوگ اس بہشتی دروازہ کو دوزخ کا گڑھا کہتے ہیں۔ یا مزار کی حاضری کو زنا سے بدتر از گناہ سمجھتے ہیں (تفہیمات) ان کی توحید بھی ضمناً بیان کردی ہے۔ یہ رسالہ حضور بابا فرید گنج شکر قدس سرہٗ کی نذر کرتا ہوں

گر قبول افتد زہے عزوشرف

مولیٰ عزوجل سے دعا ہے کہ بفضل حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبول فرما کر فقیر کے لئے توشہ راہ آخرت اور عوام اہل اسلام کے لئے مشعل راہ ہدایت بنائے (آمین)

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح

محمد فیض احمد اویسی

رضوی، غفرلہ، بہاول پور

۴۔ ربیع الاول شریف ۱۴۲۱ھ بروز جمعرات ۹ بجے صبح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اولیاء اللہ سے دور رکھنے کی تحریک

جب سے محمد بن عبدالوہاب نجدی کی تحریک وہابیت کے اثرات ہمارے ملک میں پہنچے اس وقت سے اولیاء اللہ کے جملہ معتقدات ومتعلقات مٹانے کی تحریک شروع ہوئی اس سے ایسے شوشے چھوڑے جاتے ہیں جنہیں سن کر رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ جیسا کہ سب کو معلوم ہے کہ بزرگوں کی بعض رسوم صدیوں سے چلی آرہی ہیں یونہی اہل مکاشفہ کے نزدیک بعض بہشتی دروازے مشہور ہیں۔ یہ بھی اولیاء اللہ کی کرامات ہیں لیکن ان کے متعلق ایک دیوبندی وہابی نے ذیل شوشہ چھوڑا۔

"ماہنامہ خادم اسلام ملتان۔ ۱۳ اگست ۱۹۳۴ء یکم جمادی الاول یوم دوشنبہ بہ عنوان ہندوستان کی بہشتی دریوں کا قضیہ۔ ہندوستان کی بہشتی دریوں کی نمائشی عظمت کو برقرار رکھنے کے لئے دیار میں حقیقی کعبہ کی عظمت کو نیست ونابود کرنے کی ناکام کوشش اور اہل اسلام کو برباد کرنے کے لئے عیش پرست دکانداروں، عیاشی کے اڈے اور اسلام کے پردہ میں کفر کو مات کرنے والی عبرت انگیز ادائیں ہیں حالانکہ اولیاء کا ضلالت کے عمیق گڑھوں سے نکال کر ترقی کی بلندترین شاہی قلعوں کو عبور کرانے کا پروگرام تھا اور آئمہ کرام کے اقوال وافعال کی تقلیدانہ روش پر چل کر دینی ودنیاوی عروج حاصل کرنے کا نیک اقدام تھے اہل بدعت میں تزلزل پیدا کرنا ضروری تھا۔

تقریر عطاء اللہ بخاری

عنوان مذکور کے بعد عطاء اللہ بخاری احراری کی تقریر نقل کی، تقریر کا مضمون یہ ہے۔ عرصہ ہوا کہ موجودہ دور میں سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری نے تقریر قرآنی آیات سے رسومات بد کی طرف مسلمانوں کو حقیقی کعبۃ اللہ کی زیارت اور طواف کے فرائض کی ادائیگی سے تنفر اور اخراجات کا موجب ہو رہی ہیں جو وہ ...... (مسلمانوں) قرآنی احکام کے ماتحت عربستان کا سفر طے کر کے حج کے لئے جایا کرتے تھے جس سے ہزاروں اموات واقع ہو جایا کرتیں اس کے علاوہ تین چار مہینے کا سفر خرچ، سمندر کا ڈر، جہاز کی تکلیف، طوفان کا خوف اور اب تو ویسے بھی حج کی فرضیت منسوخ ہو چکی ہے۔ بخاری صاحب نے انہیں بہشتی دریوں کے متعلق فرمایا کہ اسلام بہشتی دریوں کو دوزخ قرار دیتا ہے جسے کنجی بردار ہندو یا غیر مسلم لوگ ہیں دری کے متعلق مسلمان یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اس دری سے بہشت میں داخل ہو جانے کے مترادف ہے حالانکہ بزرگان دین نے یہ فرمایا تھا کہ اس راستے سے یا اس دروازے سے جو گذرے گا جہاں سے ہم گزر رہے ہیں وہ بہشتی ہوگا۔ یعنی جن اسلامی حرکات اور جس شریعت کے ماتحت ہم مسلمانوں کی رہبری کے لئے اسلام کی اشاعت کرر ہے ہیں جو شخص بھی ہمارے قدم بہ قدم چلے گا وہ بہشتی ہوگا۔ لیکن بدبخت جاہلوں نے اسلامی فرائض کی ادائیگی کی بجائے صرف سال بہ سال بہشتی دریوں کا موجب سمجھ لیا اور اصلی کعبہ کا وقار جس کا طواف اور حج فرض کا خیال مسلمانوں کے دل میں نہ رہا بخاری صاحب کے ان اشارات پر ملتان کے چند

ناعاقبت اندیش مسلمانوں نے گلی کوچوں اور جلسوں میں ایسی زبان درازیاں اور ایسے ناروا حملے کئے کہ جن کا نہ قرآن میں ثبوت ملتا ہے اور نہ احادیث میں...... آئمہ کرام کے افعال حالات اور واقعات کا مطالعہ کیا جائے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی زندگی پر نظر کی جائے قرآن پہ غور کیا جائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کو دیکھا جائے تو ان بہشتی دریوں کا کہیں ثبوت نہیں ملتا لیکن قوم کش ملاؤں نے اور اسلام کو ذبح کرنے والے مخدوموں نے مسلمانوں کے دلوں پر ان نمائشی چیزوں بہشتی دریوں کا ایسا مستقل طور پھنداڈال رکھا ہے کہ جب بھی ان کی اصلاح اور نجات کو مدنظر رکھتے ہوئے صحیح راستہ دکھایا جاتا ہے تو وہ تلملا اٹھتے ہیں اور اپنے عوام کے لئے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور قرآنی احکامات پر غور نہیں کرتے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرماتے ہیں میں چند ایک اسلامی واقعات پیش کرتا ہوں جنہیں پڑھ کر ایک معمولی مسلمان بھی اندازہ لگا سکے گا کہ اسلام میں بہشتی دریوں کا ثبوت نہیں بلکہ معاملہ اس کے برعکس ہے۔

☆...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ کے لئے مدینہ سے مکہ روانہ ہوئے تو مقام حدیبیہ پہنچ کر حضرت امیر عثمان کو اہل مکہ کے پاس یہ کہنے کے لئے بھیجا کہ عمرہ کے واسطے آئے ہیں لڑائی کے واسطے نہیں آئے حضرت امیر عثمان کو قریش نے شہید کر دیا اس پر حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جوش میں آکر قریش سے لڑنے اور حضرت عثمان کا بدلہ لینے کے لئے تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ایک درخت کے نیچے بیعت لی ...... ارشاد حضرت عثمان

رضی اللہ تعالیٰ عنہ زندہ ہوں اور وہ اس بیعت سے نہ رہ جائیں اپنے بائیں ہاتھ کو حضرت عثمان کا ہاتھ کہہ کر اپنے دائیں ہاتھ پر رکھا اور فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اس بیعت میں شامل ہیں۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ نازل فرمائی جس کا مطلب یہ ہے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ راضی ہوا ان مسلمانوں سے جنہوں نے آپ سے بیعت کی درخت کے نیچے اس بیعت کا نام بیعت رضوان ہے یعنی حضرت امیر عثمان کی موت کی خبر سن کر حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بیعت لی اور اللہ تعالیٰ اس پر راضی ہوا۔

جس درخت کے نیچے قیام فرما کر جہاں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت لی تھی اور جہاں لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ نازل ہوئی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ مسلمان اس درخت کو محبت کی نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں اور اس کی عظمت بیان کر رہے ہیں آپ کو خطرہ محسوس ہوا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ آئندہ نسلیں اس درخت کی پرستش کرنے لگیں مسلمان صحیح معنوں میں مسلمان نہ رہ سکیں اس درخت کو جڑ سے کٹوا کر ثبوت دے دیا کہ ایسی چیزیں اسلام کا جزو اور عظمت نہیں ہو سکتیں اگر چہ وہاں بیعت رضوان بھی کیوں نہ ہوئی ...... ہندوستان کی کروڑوں بہشتی دریاں قربان کر دی جائیں اس درخت پر جس کے نیچے سید الانبیاء مع صحابہ رونق فرما ہوئے ہوں بیعت رضوان لی گئی ہو جہاں ..... کرام ...

اپنی جان و مال اور اولاد کو خدا کے راستے پر قربان کرتے ہیں مگر بہشتی دریوں کا کہیں نشان تک نہیں دکھلایا جاتا اور نہ ہی ان کے مزارات پر کوئی بہشتی دری بنائی جاتی ہے اور ان واقعات اور حالات کی موجودگی میں اگر پھر بھی مسلمان پیر پرستی اور قبر پرستی بہشتی اور دری پرستی کو اسلام اور دین کا جزو قرار دیکر اپنی نجات کا باعث سمجھیں تو صرف یہ کہنے پر اکتفا کیا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ ہم تمام مسلمانوں کو اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ پر پورا عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے آمین۔

☆...... بہشتی دریوں یعنی ان کے پجاریوں کا ارشاد ہے کہ بعض بزرگان دین کی خانقاہوں پر اس لئے بہشتی دریاں قائم کی گئیں ہیں کہ ان بزرگوں کی زندگی میں ان مقامات پر حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم بذات خود رونق فرما ہوئے تھے اور آپ کی تشریف آوری کی وجہ سے بہشتی دریوں کا قیام عمل میں لایا گیا تھا لیکن میں گذارش کروں گا کہ اگر حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی مقام پر آنا بہشتی بننے کا باعث ہوسکتا ہے تو بہت سے مقامات پہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا تشریف لانا ثابت ہے پھر ان جگہوں پر بہشتی دریاں قائم نہیں کی جاتیں اور کیا وجہ ہے کہ ہندوستان کی چند خانقاہوں کے سوا دنیا کے دیگر بزرگوں کے مقامات حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہیں لے گئے وغیرہ وغیرہ (خادم اسلام صفحہ ۴،۳)

تبصرہ اویسی :۔ ناظرین امیر شریعت کے مقدس لقب کو بدنام کرنے والے شخص کا بیان پڑھ لیا خدا لگتی کہئے کہ اس کے کہنے سے بہشتی دروازے بند ہو گئے یا ان پر اس اعتراض کرنے سے کوئی اثر پڑا یا امیر شریعت کا یہ حشر ہوا کہ

مرنے کے بعد ملتان کے گورستان میں وہاں جگہ ملی جہاں بھنگیوں، چرسیوں نے ڈیرے جمائے ہیں لیکن بہشتی دروازے تاحال اسی طرح آباد ہیں جیسے پہلے تھے بلکہ اس سے بڑھ کر اور انشاء اللہ تا قیامت ان کی شان قائم و دائم رہے گی۔

اگر گیتی سراسر باد گیرد　　　چراغ مقبلاں ہرگز نہ میرد

ہر محرم شریف کے عشرہ اولیٰ میں پاکپتن شریف کا حال آنکھوں سے دیکھا جا سکتا ہے کہ مسلمانوں کی حاضری کس عقیدت و محبت سے ہوتی ہے اور یہ مسلمانوں میں ایک فطرتی جذبہ ہے جو کسی کے روکنے سے نہیں رک سکتا (حکایت ۹ سیدنا مجدد الف ثانی حضور امام ربانی رضی اللہ عنہ نے ایک حجام کو حجامت کا فرمایا تو وہ اس وقت پاکپتن شریف بہشتی دری کی حاضری کے لئے روانہ ہو رہا تھا عرض کی واپسی پر حجامت بناؤں گا حضوا امام ربانی علیہ الرحمہ نے ایک خط لکھ کر اسے دیا اور فرمایا بہشتی دروازہ سے گزر کر باہر والے دروازے پر بزرگ کھڑے ہوں گے انہیں یہ میرا خط دیکر کہنا کہ اس کا جواب اسی خط کی پشت پر لکھ دیں چنانچہ حجام حسب دستور بہشتی دری میں داخل ہو کر باہر نکلا تو ایک بزرگ کھڑے تھے انہیں خط دیا تو انہوں نے اس کی پشت پر جواب لکھ دیا حجام نے خط پیش کیا تو مجدد الف رضی اللہ عنہ ہنس پڑے حجام نے وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا جنہیں میں نے خط لکھا وہی خود حضور بابا فرید رضی اللہ عنہ تھے میں نے لکھا تھا کہ آپ اپنے مزار پر عوام کو کیوں نہیں روکتے جبکہ ان کے بہشتی دری آنے پر بہت نقصانات بھی ہوتے ہیں تو انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ آپ ایک ... سکے میں عوام کو کیسے روک

سکتا ہوں بہر حال مانعین و منکرین جتنا زور لگا ئیں فتویٰ بازی کریں اولیاء کرام کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے ہاں ان کا اپنا انجام برباد ضرور ہوتا ہے اور ہوتا رہے گا۔ فقیر ماہنامہ ''خادم اسلام'' اور بخاری احراری بیانات کی نمبر وار تردید عرض کرتا ہے۔

تبصرہ نمبر ۱:۔ بخاری کو زیارت مزارات اور بہشتی دروازہ کو رسومات بد کہہ کر ہوش بھی نہ آیا حالانکہ اولیاء کرام علیھم الرحمہ کے افعال رسومات بد نہیں بلکہ وہ رسومات شرعیہ ہیں جو واقعی اولیاء کرام کی طرف سے محبوب ہیں۔ بحمدہٖ تعالیٰ قرآن و حدیث سے مؤید مؤکد ہیں چنانچہ اس پارٹی کے سربراہ بلکہ ان کے حکیم الامۃ مولوی اشرفعلی تھانوی نے ان رسومات اولیاء کو دلائل قرآن و حدیث سے حق ثابت کیا ہے چنانچہ اس کی کتاب ''السنیۃ الجلیہ فی البسطۃ الچشتیہ'' صرف اس موضوع پر لکھی گئی ہے۔

تبصرہ نمبر ۲:۔ قرآنی آیات کو بھلا کر رسومات اولیاء کونسی نسبت ہے جبکہ ان کے نزدیک یہ قرآنی آیات نزول کے وقت نہیں تھیں بلکہ خود اولیاء کرام بھی اس وقت پیدا نہیں ہوئے تھے ہاں اس وقت بت ضرور تھے اور بت پرستوں کی رسومات میں بد ضرور تھے اور یہ لوگ حسب عادت جسے اولیاء کرام کو بت اور ان کے ماننے والوں کو بت پرست کہتے ہیں الحمد للہ ہم نہ بت پرست ہیں اور نہ ہی مزارات اولیاء کرام بت ہیں ہم پکے سچے سنی مسلمان ہیں اور مزارات والے یقیناً اللہ تعالیٰ کے پیارے اور محبوب ہیں بتوں سے ملا دینا خوارج کا کام ہے کہ ان پر وہی آیات چسپاں کیں جو بتوں کے متعلق نازل ہوئیں اور اس سے اولیاء کرام کی شان میں کمی

ہوئی اور نہ ہوگی۔ البتہ اپنے لئے نبوت کے ارشاد گرامی کا ثبوت باہم پہنچایا کہ وہی پرانے یہ لوگ شکاری ہاتھ میں لئے پھر رہے ہیں جال نئے نئے خارجی ہیں جن کے متعلق بخاری شریف کی حدیث ملاحظہ ہو۔

وقول اللّٰہ عزوجل وما كان اللّٰہ ليضل قوما بعد اذ هداهم حتى يبين لهم مايتقون وكان ابن عمر يراهم شرار خلق اللّٰہ وقال انهم انطلقوا الى آيات نزلت فى الكفار جعلوها على المؤمنين

(رواه البخارى جلد۲، صفحہ۱۰۲۴)

اور اللہ عزوجل کا ارشاد (اور اللہ کی شان نہیں کہ گمراہ ٹھہرادے کسی قوم کو بعد اس کے کہ ہدایت دی اس نے ان کو حتی کہ بیان کرے ان کے لئے وہ کس چیز سے کنارہ کش ہیں) اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ان (خارجیوں) کو اللہ کی تمام خلقت سے بہت بری نگاہ سے دیکھتے تھے اور فرمایا کہ بیشک ایسی آیتوں کو جو کفار کے متعلق نازل ہوئیں انہیں وہ اہل ایمان پر چسپاں کریں گے۔

فائدہ : یہ حدیث مرفوعاً بھی مروی ہے چنانچہ قسطلانی فرماتے ہیں کہ **وصله الطبرانى فى تهذيب الآثار فى مسند على وعند مسلم من حديث ابى ذر مرفوعاً۔** **(قسطلانی شرح بخاری جلد۱۰، صفحہ۴)**

طبرانی نے مسند حضرت علی رضی اللہ عنہ تہذیب الآثار میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ تک مستند بیان کیا ہے اور مسلم کے نزدیک ابوذر رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث مذکور ہے۔

فائدہ : حدیث مذکورہ بالا سے علم غیب کی بھی دلیل ثابت ہوئی مثلاً حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ایسے لوگ خارجی ہوں گے جو آیتیں کفار کے حق میں نازل ہوئیں وہ ان کو مومنین پر چسپاں کریں گے ظاہر ہے آج کل یہ شعار وہابیہ، دیوبندیہ کا ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس حدیث کے ماتحت ایسے لوگوں کو خارجی اور ملحد کہا ہے اس کے متعلق مزید تفصیل فقیر کی کتاب "وہابی دیوبندی کی نشانی اور ابلیس تا دیوبند" پڑھیے۔

تبصرہ نمبر ۳:۔ بخاری نے کہا ہے" بہشتی دریوں کا قضیہ مسلمانوں کو حقیقی کعبہ کی زیارت اور طواف کی ادائیگی سے منحرف کرانے کا موجب ہو رہا ہے۔ یہ بخاری احراری کا صریح بہتان ہے اس لئے کہ بہشتی دروازہ سے گزرنے والوں میں کوئی بھی ایسا نہیں جو اس کا قائل ہو کہ بہشتی دروازہ سے گزرنے کے بعد کعبہ شریف کو جانے کی کوئی ضرورت نہیں بلکہ الحمد للہ نہ صرف بہشتی دروازہ سے گزرنے والے تمام سنی اولیاء کرام کے ماننے والے اولیاء کرام کی برکتوں سے کعبہ شریف کے عشاق ہیں اور حج کے لئے جانے والے یہی لوگ زیادہ ہوتے ہیں۔ چنانچہ حجاج کی مردم شماری کرا لیجئے کئی گنا زائد متوسلین حجاج ہوں گے (انشاء اللہ) بلکہ ہمارا تجربہ ہے کہ صحیح معنیٰ بہشتی دروازوں کے زائرین عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور محبت اسلام سے زیادہ سرشار ہیں چنانچہ آزما کر دیکھ لیجئے۔

تبصرہ نمبر ۴:۔ بہشتی دریوں کے پجاریوں کے لئے حج کے فرائض کی الخ

خدارا انصاف کیجئے کیا اہل اسلام ... کو کفر ... ہوگا جبکہ بہشتی دری

والوں میں کسی ایک کو بھی حج کی منسوخی کا خیال تک نہ گزرا لیکن امیر شریعت کیسی بے تکی کہہ رہے ہیں ہم ایسے امیر شریعت لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا پیغام سناتے ہیں۔

اِنَّمَا یَفْتَرِی الْکَذِبَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ

تبصرہ نمبر ۵:۔ بخاری نے کہا کہ اسلام بہشتی دریوں کو دوزخ قرار دیتا ہے مسلمانو! ایمان سے کہو اسلام قرآن وحدیث کے نصوص کا نام ہے بتایئے کس آیت وحدیث میں بہشتی دریوں کو دوزخ کہا گیا ہے "**ھذا البھتان العظیم**" مسلمانو! کیا یہی وہ لوگ امیر شریعت ہیں کیا یہی ان کی ڈیوٹی لگائی گئی کہ وہ بہشت کو دوزخ قرار دیتے رہیں حالانکہ حدیث میں تو ہر ولی کامل کے مزار کو بہشت کا نہ صرف دروازہ لکھا بلکہ بہشت کا باغیچہ بتایا گیا ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔

قبر المومن روضۃ من ریاض الجنۃ

مومن کی قبر بہشت کے باغات میں سے ایک باغ ہے

فائدہ: جب ایک عام مومن کی قبر کا یہ حال ہے پھر اولیاء کاملین کے مزارات کا کیا حال ہوگا اور پھر کاملین کے سرتاج بابا فرید گنج شکر رضی اللہ عنہ کے مزار کے متعلق خود بتایئے کہ وہاں کتنے گلزار کھلے ہوں گے جب ان کے مزار کا یہ کمال ہے تو مزار کے دروازہ کو بہشتی دروازہ نہ کہا جائے تو کیا کہا جائے اس پر مزید تبصرہ آئے گا (انشاء اللہ)

تبصرہ نمبر ۶:۔ بخاری نے کہا کہ جس کے کنجی بردار ہندو یا غیر مسلم ہیں مسلمانو! بتاؤ بابا فرید الدین گنج شکر رضی اللہ عنہ کے مزار پر کون سے ہندو یا غیر مسلم بیٹھے ہیں جو بخاری نے ایسی ... کی ناشائستہ حرکت کا ارتکاب کیا بلکہ

اب تو محکمہ اوقاف نے اکثر مزرات پر اسی کی پارٹی کو مجاور بنا رکھا ہے شکر خدا خود بخاری چار روز پہلے وہی کہہ گیا جو فقیر کہتا ہے کہ یہی صاحبان گاندھی کے چیلے ہیں تفصیل دیکھئے (ابلیس تا دیوبند)

تبصرہ نمبر ۷:۔ بخاری نے کہا کہ اس دری سے گزرنا بہشت میں گزرنے کے مترادف ہے بتائیے مسلمانو! اگر کوئی ولی اللہ مزار کی حاضری سے یہ سمجھے کہ میں بہشت کی کیاری میں ہوں اس نے کونسا جرم کیا؟

مسلمانو! یہ بہتان تراشی بخاری صاحب نے کہاں سے سیکھی جبکہ یہ لوگ مزارات پر جانے کو شرک سمجھتے ہیں اور کہنے سے...... قطعی بہشتی کے دعوی کی غلط بیانی کی ہے کیوں کہ اگر کسی جاہل سے...... مسائل شرعیہ اور عقائد اسلامیہ جہاں کے اقوال مرتب ہوتے ہیں یا ذمہ دار علماء و مشائخ ملفوظات و تحریرات سے اگر کوئی شخص اولیاء کرام کے مزارات کی حاضری کے بعد بہشتی ہونے کی امید فضل ربانی سے رکھے تو کونسا جرم ہے؟ جبکہ مزارات کی حاضری ایک نیکی ہے جو احادیث مبارکہ مندرجہ ذیل سے ثابت ہے۔

عن بریدہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنت نہیتکم عن زیارۃ القبور فزوروھا (مسلم صفحہ ۴، جلد ۳، نسائی صفحہ ۶۲۵)

ترجمہ : حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں زیارت قبور سے روکتا تھا اب اجازت ہے قبور کی زیارت کرو۔

شرح:۔ اس سے قبل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو قبروں پر جانے سے روک دیا تھا صرف اس وجہ سے کہ بتوں کی عبادت سے تشابہ نہ ہو اور یہ خوف تھا کہ جس طرح زمانہ جاہلیت میں کرتے یا کہتے تھے اب وہ نہ کر بیٹھیں جب دیکھا کہ قواعد اسلام مضبوط ہو گئے تو اجازت بخشی گویا یہ حدیث ان تمام احادیث کی ناسخ ہے جن میں زیارت قبور سے روکا گیا ہے۔

مسئلہ :۔ زیارت قبور مردوں کے لئے مستحب ہے کیونکہ اس سے رقت قلب اور موت کی یاد دہانی ہوتی ہے بعض تو اسے واجب کہتے ہیں کذا فی خزانۃ الروایات لیکن صحیح یہ ہے کہ مستحب ہے چنانچہ امام نووی علیہ الرحمہ نے اس کے استحباب پر اجماع کا دعویٰ فرمایا ہے۔

سوال : نخعی اور شعبی علیہما الرحمہ تو زیارت قبور کو مکروہ سمجھتے ہیں۔

جواب : ان کا قول غیر معتبر ہے کیونکہ جب اس مسئلہ پر صحابہ سے لیکر آج تک تمام مذاہب کے علماء نے اجماع کیا ہے تو اب انکا قول شاذ ہوگا۔

(کذافی الجواھر المعظم لابن الحجر المکی علیہ الرحمہ)

سوال : حدیث سے تو ثابت ہوتا ہے کہ یہ اجازت صرف مردوں کے لئے ہے جیسا کہ لفظ فزوروھا سے صاف ظاہر ہے اب عورتوں کے لئے یہ استحباب کہاں سے ثابت ہوا۔

جواب : مسائل کو استدلال کرتے وقت وہ قاعدہ بھول گئے کہ ان من عادۃ الشرع تخصیص الخطاب بالذکور للاصالۃ او تغلیب الذکور علی

الاناث۔ (کذافی فتح المنان۔)

بنا بریں صرف مردوں کی اجازت ثابت کرنا اور عورتوں کو اس اجازت سے محروم رکھنا تعدی محض ہے۔

الحاصل علامہ خیر الدین رملی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں اگر ان کی قبر کی زیارت سے غرض رونا دھونا اور آہ بکا ہو جیسا کہ ان کی عادت ہے تو پھر نا جائز اور حرام ہے اس معنیٰ پر، لعن رسول اللّٰہ زائرات القبور (رواہ ابو داؤد عن ابن عباس) کو محمول کیا جائے اور اگر عورتوں کی زیارت محض عبرت اور ترحم جس میں گریہ نہ ہو اور بزرگوں کی مزارات سے اصول شرح محدود ہو تو جائز ہے لیکن یہ بھی صرف بوڑھی عورتوں کے لئے ہے اور نوجوان عورتوں کے لئے مکروہ ہے جیسے ان کے لئے مسجد میں با جماعت نماز کی ممانعت ہے۔ (وکذافی رد المحتار)

فائدہ: بعض کہتے ہیں کہ حدیث شریف میں زائرات کو لعنت اس معنیٰ پر ہے جبکہ یہ زیارت بکثرت ہو اور اگر گاہے گاہے ہو تو جائز ہے جیسا کہ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کے متعلق مروی ہے کہ وہ روضہ مقدسہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضری تو ہر وقت دیتی تھیں جب مکہ کا سفر کیا تو راستہ میں اپنے بھائی کے مزار کی زیارت کے لئے تشریف لے گئیں۔ (کذافی کشف اصول البزودی)

سوال: عوام کی زیارت سے الٹا دین کا نقصان ہوتا ہے کیونکہ جب وہ وہاں پہنچتے ہیں تو برے سے برے اعمال ان سے سرزد ہوتے ہیں علاوہ ازیں وہاں پر مردوں اور عورتوں کا اختلاط ہوتا ہے۔

جواب: اس کا جواب علامہ ابن حجر علیہ الرحمہ اپنے فتاویٰ میں تحریر فرماتے ہیں

ولا تترک الزیارۃ لما یحصل عندھا من منکرات ومفاسد کاختلاط الرجال بالنساء وغیر ذالک لان القرابات لا تترک لمثل ذالک بل علی الانسان فعلیھا وانکار البدع بل وازالتھا ان امکن

(کذا فی رد المختار)

ترجمہ: منکرات ومفاسد جیسے مردوں اور عورتوں کا اختلاط کی وجہ سے زیارت قبور ترک نہ کی جائے کیونکہ قرابات کو منکرات (برائیوں) کی وجہ سے ترک نہیں کیا جاتا بلکہ انسان کو چاہیے کہ ان افعال کو عمل میں لائے اور جو برائیاں اور بدعات ہیں انہیں مٹانے کی کوشش کرے اگر اس کے بس میں ہے تو۔

حدیث نمبر ۲:۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من زار قبر ابویہ او احدھما کل جمعۃ غفر لہٗ وکتب برا۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۵)

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ہر جمعہ اپنے والدین یا ان دونوں میں سے کسی ایک کی قبر کی زیارت کی وہ نیک لکھا جائے گا۔

فائدہ: ثابت ہوا کہ عام قبروں اور مزارات کے لئے جانے کی حاضری کے لئے حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت بخشی ہے اور والدین کی قبور کی حاضری پر انعام کا وعدہ بھی ہے اور والدین سے اولیاء کرام کی عزت واحترام ہزار گنا زائد ہے تو وہاں کی حاضری ہزاروں انعامات کے حصول کا ذریعہ ہے جنہوں نے وہاں جانے کو ز... نے اپنی عاقبت

بربادی اس کے سوا ہم اور کیا کہہ سکتے ہیں۔

ان احادیث کو پڑھنے کے بعد یقین ہو گیا کہ اولیاء کرام کے مزارات کی حاضری موجب نجات ہے اور کوئی نیکی کر کے نجات پر امید ہو تو یہ حرام نہیں بلکہ عین اسلام ہے مثلاً نماز پڑھنا، روزہ رکھنا، حج کرنا، زکوۃ دینا اور دیگر جملہ اعمال صالحہ کے بعد کوئی یہ نہیں سمجھتا کہ واقعی وہ قطعی بہشتی ہو گیا ہاں فضل خدا سے پر امید ضرور ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے بہشت عطاء فرمادے تو وہ کریم ہے احراری بخاری ہو یا کوئی اور اس حقیقت سے کبھی انکار نہیں کر سکتا۔

☆......کعبہ کا وقار مسلمانوں کے دلوں میں نہ رہا مسلمانو! فقیر پہلے بھی عرض کر چکا ہے اب دوبارہ عرض کرتا ہے کہ بخاری صاحب تو مر گئے اب ان کی ذریت کو چیلنج ہے کہ بہشتی دروازہ کے عشاق میں سے ایک فرد دکھادو، جس کے دل میں کعبہ معظمہ کا وقار نہ ہو! بلکہ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ اولیاء کرام کے نیاز مندوں کے دل میں بہت زیادہ وقار دیکھا جاتا ہے ان میں عملی کوتاہی کے باوجود کعبہ کی طرف نہ پاؤں پھیلائیں گے نہ اس طرف منہ کر کے پیشاب کریں گے نہ کوئی اور کمی بخلاف تمہاری جماعت وہابیہ کے انہیں کعبہ کے وقار کا یہ حال ہے کہ حرمین طیبین میں آنکھوں دیکھا مشاہدہ ہے کہ اکثر کعبہ کو پاؤں پھیلا کر بیٹھ جاتے اور سوتے ہیں روکو تو الٹا لڑتے ہیں۔

الحمد للہ بہ نسبت وھابیوں دیوبندیوں کے متوسلین اولیاء کرام کے نزدیک کعبہ معظمہ اور ان کے جملہ آثار سے بہت زیادہ وقار و عظمت ہے بلکہ وہ تو کعبہ معظمہ اور مدینہ جا کر الٹا گستاخیوں اور [illegible] کیونکہ یہاں اہل سنت

کے ڈر سے کوئی بات نہیں کر سکتے لیکن وہاں نجدی حکومت کو خوش کرنے کے لئے سو گز کی زبان بڑھا کر جی بھر کر گستاخیاں کرتے ہیں فقیر اویسی غفرلہٗ نے ان کے چند واقعات اپنی کتاب ''مدینے کا راہی'' میں لکھے ہیں۔

الٹا وہاں جا کر یہ لوگ چغلی، غیبت، جھوٹ کا دھندہ کر کے ریال کماتے ہیں چنانچہ رمضان المبارک ۱۴۰۵ھ میں خود اس عطاء اللہ بخاری کا ایک بیٹا خصوصیت سے اس کاروبار میں ملوث پایا گیا فقیر اویسی غفرلہٗ نے آنکھوں سے دیکھا کہ محبان اسلام مسجد نبوی شریف میں اعتکاف مبارک کی سعادتوں سے مشرف ہو رہے تھے اور ابن بخاری سارا دن سی آئی ڈی کرتا تھا سینکڑوں پاکستانی مسلمانوں کو اذیتوں کا نشانہ بناتا پھرتا چنانچہ پاکستان کے عالم دین اور ایک گدی کے سجادہ نشین حضرت علامہ پیر محمد کرم شاہ صاحب بھیرہ اور ان کے درجنوں ساتھیوں کو نجدی حکومت کے ہاں پکڑوایا اور ان کے بزرگوں کے لئے گرمی کے روز دن کی شدت کے احساس نہ کرتے ہوئے ان کے اعتکاف کی دولت کو نقصان پہنچایا تفصیل فقیر کی کتاب ''زائر مدینہ'' میں پڑھیں بہر حال ہم لوگوں کے دلوں میں سے نہ کعبہ معظمہ کی عزت واکرام گھٹا ہے نہ گھٹ سکتا ہے۔

لطیفہ:۔ احراری بخاری کی پارٹی دیوبندی وہابی کا عقیدہ ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہیں جو یہ عقیدہ رکھے وہ مشرک ہے (تقویۃ الایمان، فتاویٰ رشیدیہ وغیرہ) لیکن خود مسلمانوں کے دلوں میں حال مطلع ہونے کے مدعی بنتے ہیں کیونکہ انہوں نے کہہ دیا کہ مسلمانوں کے دلوں میں صلی ،ک کا وقار نہیں بتایئے

بخاری صاحب نے کس دل پر جھانکا اور کس دل میں دیکھا اگر دعویٰ ہے تو ادعائے علم غیب اگر جھوٹا ہے اور یقیناً جھوٹا تو بتایئے جھوٹے کی سزا کیا ہے ہاں قرآن پاک نے صدیوں پہلے فرمایا فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ اس کے بعد بخاری صاحب نے یا خادم اسلام کے جھوٹے ایڈیٹر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث لکھ کر ایک جھوٹا واقعہ لکھ مارا اور نتیجہ نکالا کہ بیعت رضوان والے درخت کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کٹوا دیا یہ اسلام پر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سفید جھوٹ باندھا حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہے اس کی تفصیل آئے گی (انشاء اللہ) جس میں ثابت ہوگا کہ یہ لوگ افترا و بہتان اور جھوٹی باتیں گھڑنے کے بڑے ماہر ہیں کیونکہ شجرہ بیعت رضوان کا تفصیلی بیان بخاری شریف جیسی مستند کتاب میں موجود ہے اور سینکڑوں سال پہلے ان بہتانیوں کا منہ کالا کیا گیا ہے لیکن افسوس ہے اب انکا ہر خورد و کلاں ملاں اہل اسلام کو پریشان کرتے پھرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے درخت کٹوا دیا وغیرہ وغیرہ اب فقیر حدیث شریف بخاری سے سوال و جواب کے طور پر نقل کر کے اس کی تفصیل اور جعلی درخت کٹوانے کے موجبات معتبر حوالہ جات سے نقل کرتا ہے یاد رہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کو اس اصلی درخت (جس کے نیچے بیعت رضوان ہوئی) کو نہیں کٹوایا تھا کیونکہ وہ اصلی درخت قدرتی طور پر بیعت رضوان کے بعد لوگوں کی نگاہوں سے غائب ہوگیا تھا اور لوگوں نے دھوکے سے دوسرے جعلی درخت کی زیارت شروع کر ... غلط ... عنہ نے

اس جعلی درخت کو کٹوادیا چنانچہ بخاری شریف باب غزوۃ الحدیبیہ جلد دوم میں حضرت ابن المسیب نے فرمایا:

کا ممن بایع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عند الشجرة

قال فنطلقنا فی قابل حاجین فخفی علینا مکانها

یعنی سعید ابن المسیب تابعی نے فرمایا کہ میرے والد رضی اللّٰہ عنہ (صحابی) ان میں سے تھے جنہوں نے حضور علیہ السلام سے درخت کے نیچے بیعت کی تھی انہوں نے (صحابی) فرمایا کہ ہم آئندہ سال حج کے لئے گئے تو اس (درخت) کی جگہ ہم سے مخفی ہوگئی بخاری شریف کی ایک روایت میں ہے۔

فلما خرجنا من العام المقبل نسینا ع فلم نقد علیها

جبکہ ہم آئندہ بیعت الرضوان کے مقام پر گئے تو اس درخت کو بھول گئے اور اسے نہ پاسکے۔

اہل اسلام کو غور وفکر کی دعوت

فقیر اویسی غفرلہٗ عوام اہل اسلام سے اپیل کرتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللّٰہ عنہم تو کہتے ہیں کہ بیعت الرضوان کا اصل درخت مخفی ہوگیا تھا لوگوں نے ایک جعلی اور اپنے گمان پر اصلی درخت سمجھ کر اس کی زیارت کرنی شروع کردی لیکن یہ دیوبندی وہابی اس جعلی درخت کو اصلی قرار دیکر واویلا کررہے ہیں یہ دین میں مداخلت نہیں تو اور کیا ہے غور فرمایئے کہ یہ لوگ اولیاء کی دشمنی میں دین کی تحریف تو نہیں کررہے۔

تبصرہ اویسی :۔ جعلی درخت ہو یا جعلی قبر نہ صرف ناجائز ہے بلکہ ہمارے نزدیک اسے جڑ سے کاٹ پھینکنا ضروری ہے ہم اور ہمارے اکابر نے اس طرح کی کئی جعلی قبریں اور درخت ڈھا دیئے۔ الحمد للہ علی ذالک

درس عبرت :۔

اس سے ثابت ہوا کہ مبارک و مقدس چیزوں کی زیارت کا شوق صحابہ و تابعین سے چلا آرہا ہے کیونکہ زائرین (اگر جعلی سہی لیکن ان کے خیال پر اصلی) صحابہ ہوں گے یا تابعین رضی اللہ عنہم تو یقین مانیے اہل سنت بریلوی عوام کو زیارت مزارات کا شوق صحابہ و تابعین سے وراثت میں ملا ہے۔

بہشتی دروازہ کی حقیقت

فقیر بہشتی دروازہ کے متعلق تفصیل عرض کرتا ہے انوار الفرید کے مصنف سید مسلم نظامی دہلوی نے لکھا ہے کہ حضرت بابا صاحب علیہ الرحمہ کے روضہ منورہ کے دو دروازے ہیں ایک جانب مشرق اور دوسرا بائیں جانب جنوب جو بہشتی دروازہ کہلاتا ہے اس روضہ مبارک کی تعمیر حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء علیہ الرحمہ نے کرائی تھی جس کی ہر اینٹ پر ایک قرآن پاک ختم کیا گیا ہے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف میری قبر اور میرے منبر کے درمیان جو جگہ ہے وہ جنت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے ہمارے خیال میں حضرت بابا صاحب کے پائیں جنتی دروازہ سے ہونا اتباع نبوی کی دلیل ہے۔

(انوار الفرید صفحہ ۲۱۵)

بابا فرید گنج شکر علیہ الرحمہ کے بہشتی دروازہ کی تاریخ

یہی سید مسلم مصنف انوار الفرید میں لکھتے ہیں کہ اب ہم بہشتی دروازہ کا ذکر پیر محمد حسین چشتی مرحوم کا لکھا ہوا تحریر کرتے ہیں اس سے قبل کسی قدیم مستند کتاب میں بہشتی دروازہ کا حال نہیں ملتا یہاں تک کہ جواہر فریدی کے اصلی قلمی نسخوں میں بھی بہشتی دروازہ کا ذکر نہیں ہے ۱۳۰۱ھ میں جواہر فرید پیر محمد حسین چشتی نے چھپوائی ہے اس میں مندرجہ ذیل روایت ان کی الحاقی ہے وہ لکھتے ہیں کہ حضرت باباصاحب علیہ الرحمہ کی نعش مبارک کو نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد پھر شہر میں لے آئے اور اس جگہ امانتاً دفن کیا جہاں اب حضرت شیخ شہاب الدین علیہ الرحمہ گنج علم کا مزار ہے چند روز کے بعد حضرت سلطان المشائخ خواجہ سید نظام الدین اولیاء علیہ الرحمہ دہلی سے اجودہن آئے اور آپ نے روضہ شریف بنانا چاہی تو غیبی آواز سنی کہ بنائے روضہ از خشت پاک طیار ساختہ بر آنہا ختم کلام اللہ خواندہ از آں خشتہائے مرمت روضہ شریف بکنید یعنی روضہ شریف کی بنیاد ایسی پاک اینٹوں سے رکھنا جس پر قرآن پاک ختم کئے گئے ہوں اور ان ہی اینٹوں سے روضہ کی مرمت کرنا یہ سن کر حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء نے سینکڑوں حافظ بلوائے اور آپ کے خلفاء کو جمع کیا اور ان اینٹوں سے جن پر قرآن پاک ختم کئے گئے تھے روضہ شریف تیار کرایا جب کام مکمل ہو گیا تو سب صاحبزادگان اور خلفاء اور مریدین نے حضرت باباصاحب علیہ الرحمہ کی نعش مبارک کو قبر سے نکالا اور پھر اس کو خوشبو سے معطر کیا اس عرصے میں ارواح پاک سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم وجملہ

انبیاء واصحابہ کرام کبار واما مین و پیران شجرہ شریف ظاہر ہوئیں۔

نمبر ۱:۔ اور حضرت کی نعش کو دفن کیا کچی اینٹیں لحد کے لئے درکار تھیں اور وہ موجود نہ تھیں اس وقت حضرت باباصاحب علیہ الرحمہ کی روح مبارک نے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء کو ارشاد فرمایا کہ شرق کی طرف جو جالیاں چھوڑی ہوئی ہیں ان کو توڑ کر کچی اینٹیں نکال لو اور ان کو لحد میں لگادو (اینٹیں نکالنے سے مشرق میں دروازہ بن گیا) اس دروازہ سے ارواح مبارک حضرت سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء کبار علیہم الرحمہ باہر آئیں اور روضہ شریف کے متصل جو چھوٹی سی کوٹھڑی بنی ہوئی ہے اس کا نام قدم رسول صلی صلی اللہ علیہ وسلم ہے یہاں سب کھڑی ہوگئیں اور خواجہ نظام الدین علیہ الرحمہ کو ارشاد ہوا کہ اے نظام الدین ہم کو جناب رب العزت سے فرمان ہوا ہے کہ جوکوئی اس دروازہ سے گزرے گا انشاء اللہ اس کی بخشش ہوجائے گی اور آتش دوزخ سے نجات پائے گا۔

من دخل هذا الباب آمن

تم باواز بلند اس بات کا اعلان کرو حسب الحکم حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء علیہ الرحمہ نے اس بات کا اعلان کیا اور حضرت کا یہ اعلان شرق سے غرب تک پہنچ گیا لیکن بعض لوگ جو دل کے اندھے تھے انہوں نے اس سے انکار کیا حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء علیہ الرحمہ نے اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ حضور از راہ کرم اپنے دیدار سے لوگوں کو مشرف فرمادیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی گزارش قبول فرمائی اور ارشاد فرمایا:

ہر کس کہ اندریں زماں آید ہمہ را بچشم ظاہر معائنہ شود یعنی جو کوئی اس وقت آئے بلاشبہ اپنے چشم ظاہر سے مجھے دیکھ لے یہ سن کر حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء علیہ الرحمہ پر ایک کیفیت طاری ہوگئی اور اسی حال میں آپ نے دستک دے کر باآواز بلند کہا "اللہ محمد چار یار حاجی خواجہ قطب فرید فرید فرید" اور دروازہ میں داخل ہو کر مشرقی دروازہ سے باہر آ گئے۔

الحال آں دروازہ بہشتی مے گویند

آج تک اس دروازہ کو بہشتی دروازہ کہتے ہیں۔

(جواہر فریدی صفحہ ۲۹۶، انوار الفرید)

انتباہ :۔ ہم جناب پیر صاحب کی امانت دفن کرنے والی بات سے بالکل متفق نہیں ہیں اس کے متعلق سید محمد کرامی علیہ الرحمہ کی گواہی جو حضرت بابا صاحب کے دفن کے وقت موجود تھے لکھ چکے ہیں کہ حضرت بابا کو اسی جگہ دفن کیا گیا جہاں انکا مزار ہے مزید برآں یہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء علیہ الرحمہ فوائد الفواد صفحہ ۲۸۲ میں فرماتے ہیں ہم چناں نیکوست کہ ہمانجا کہ آین کس وفات یافت باید کہ ہمانجا دن کنند آما ایں کہ امانت می نہند و بار برمی گیرند پسندیدہ زمیں ملک خدا ایست عزوجل امانت چہ باشد مگر از زمینے کہ ملک دیگری باسند از آنجا روا باشد کہ ہرند۔

یعنی جس جگہ کوئی شخص وفات پائے یہی بہتر ہے کہ اس کو اسی جگہ دفن کیا جائے لیکن یہ لوگ (میت) کو امانتاً رکھتے ہیں پھر نکال لیتے ہیں پسندیدہ نہیں ہے زمین خدائے ... دوسرے کی ملکیت

میں وہ جگہ ہوتو وھاں سے نکال لینا ٹھیک ہے۔

لہٰذا محقق بات یہ ہے کہ حضرت بابا صاحب علیہ الرحمہ کو اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اسی جگہ دفن کیا گیا جہاں اب آپ کا مزار ہے۔

فائدہ : بزرگوں کے نزدیک بہشتی دروازہ شیخ الاسلام والمسلمین شیخ بحر و بر حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر علیہ الرحمہ کا فضل و کرم اور بخشش و عطاء ہے۔

تفرد باللہ الفرید فرید　　　　فظل وحیدا والمشوق وحید

(انوار الفرید)

بہشتی دروازہ کے اثباتی دلائل

ا۔ حدیث شریف میں قبر المومن روضة من ریاض الجنة مومن کی قبر جنت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے۔

فائدہ : سیدنا گنج شکر بابا فرید قدس سرہٗ سے بڑھ کر اور کون مومن ہوسکتا ہے آپ کا مزار اگر جنت کی کیاری ہے تو لازماً جنت کا دروازہ ہوا۔

سوال : اس طرح سے ہر مومن کی قبر ریاض الجنہ ہے تو پھر بابا فرید قدس سرہٗ کے دروازہ کو بہشتی کہنے کی کیا تخصیص ہے۔

جواب : چونکہ خصوصیت سے ایک ولی کامل سیدنا حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء علیہ الرحمہ نے الہام ربانی سے حکم پایا کہ من دخل هذا الباب آمن جو اس دروازہ سے گزرے گا وہ امن پائے گا اسی خصوصیت پہ اسے بہشتی دروازہ کہا جاتا ہے۔

عمل سے

جنت عطاء فرماتا ہے اس کے چند نظائر عرض کروں گا اس موضوع پر فقیر کی مستقل تصنیف ''رحمت حق بہانہ می جوید'' اس کے متعلق ایک شعر بھی مشہور ہے۔

رحمت حق بہانہ می جوید   رحمت حق بہانمی جوید

مانا کہ اعمال بہترین سرمایہ ہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ہر ایک کو ان کی توفیق عطاء فرمائے اور پھر اپنی رحمت خاصہ کے ساتھ ان کو شرف قبولیت بھی بخشے بہشتی دری سے اس کی نفی مقصود نہیں صرف رحمت الٰہی کے غلبہ کا ذکر منظور ہے جو لوگ رحمت و فضل الٰہی سے قطع نظر داخلہ جنت کو صرف اپنے اعمال کا نتیجہ سمجھتے ہیں وہ قانون الٰہی کے خلاف ہے تنبیہ الغافلین میں ہے کہ ایک شخص نے ۳۰ سال پہاڑ کی چوٹی پر عبادت کی مرنے کے بعد اسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اپنی نیکی کے سہارے میں جنت میں جائے گا یا فضل پر اس نے اپنی نیکی کا سہارا لیا اللہ تعالیٰ نے ناراضگی کا اظہار فرمایا بالآخر اسے کہنا پڑا کہ تیرے فضل سے، اس پر غور ہو کہ اعمال صالح کی توفیق بھی محض فضل رب پر موقوف ہے اور اس کا فضل کسی سبب اور علت کا محتاج نہیں ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ اپنی بخشش کا سبب اولیاء کرام سے وسیلہ کو بنایا ہے حضرت شیخ سعدی قدس سرہٗ نے فرمایا: شنیدم کہ درروز اُمّید و بیم   بدان را بہ نیکاں ببخشد کریم

میں نے سنا ہے کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ بروں کو نیکوں کے طفیل بخشے گا۔

حکایات اولیاء کرام :۔

ذیل میں چند حکایات ملاحظہ ہوں کہ اولیاء کرام نے بھی خود اس طرح کے دعوے کئے ... نے کہا۔

۱۔حضرت ابونصر سراج علیہ الرحمہ صوفیائے کرام میں جو بلند مرتبہ رکھتے ہیں اس کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ حضرت داتا صاحب علیہ الرحمہ نے کشف المحجوب میں اور حضرت مولانا جامی علیہ الرحمہ نے نفحات الانس میں آپ کا ذکر انتہائی عزت واحترام کے ساتھ کیا ہے۔

آپ ایک دفعہ ماہ رمضان میں بغداد شریف میں آئے اور مسجد شونیزیہ کے حجرہ میں قیام فرمایا درویشوں نے متفق ہوکر نماز میں آپ کو اپنا امام بنالیا آپ نے تراویح میں پانچ بار قرآن کریم ختم کیا روزانہ افطار کے وقت ایک آدمی حجرہ میں آپ کو ایک روٹی اور ایک کوزہ پانی دے آتا تھا عید کی نماز پڑھا کر آپ بغداد شریف سے روانہ ہوگئے خادم مسجد نے حجرہ میں جاکر دیکھا تو پوری روٹیاں جوں کی توں موجود تھیں جب آپ کا انتقال کا وقت آیا تو آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ بفضلہ تعالیٰ جو میت میرے مزار کے سامنے لائی جائے گی اس کی بخشش ہوجائے گی چنانچہ طوس میں اب تک یہ دستور چلا آرہا ہے کہ ہر جنازہ کو آپ کے مزار پر لاتے ہیں۔

(نفحات الانس صفحہ ۳۱۴)

۲۔سیر الاقطاب میں حضرت شیخ الاسلام بہاءالدین زکریا ملتانی علیہ الرحمہ کے بارے میں لکھا ہے کہ بشارت از عالم غیب رسید کہ امروز ہر کس کے روئے تو بیند آتش دوزخ بروئے حرام کردو۔ (رسالہ بہشتیہ فریدیہ از نوار الفرید)

یعنی حضرت غوث بہاءالحق علیہ الرحمہ کو غیب سے بشارت ہوئی کہ آج جو کوئی تمہارا چہرہ دیکھے گا اس پر آتش دوزخ حرام ہوگی

یہ سن کر حضرت اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے اور ملتان کے کوچہ اور بازار میں گھومنے لگے تا کہ امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لوگ زیادہ سے زیادہ تعداد میں آپ کو دیکھ لیں اتفاقاً اس وقت میاں بھورا خادم حضرت بابا صاحب علیہ الرحمہ بھی ملتان میں تھے انہوں نے جب مخلوق کا انبوہ کثیر دیکھا تو پوچھا کیا معاملہ ہے لوگوں نے حضرت علیہ الرحمہ کی اس بشارت کی خبران کو دی ان کی زبان سے بے اختیار نکلا اگر ''از کفش برداری حضرت گنج شکر آتش دوزخ حرام نہ شد از نادیدن روئے شیخ بہاء الدین صاحب دوزخ اختیار ست'' (رسالہ بہشتیہ فریدیہ)

یعنی اگر حضرت بابا فرید صاحب علیہ الرحمہ کی جوتیاں اٹھانے سے دوزخ مجھ پر حرام نہیں ہوئی تو پھر حضرت غوث بہاء الحق علیہ الرحمہ کے نہ دیکھنے سے دوزخ اختیار ہے یہ بات جب کسی نے حضرت غوث بہاء الحق کو سنائی تو انہوں نے میاں بھورا کے عقیدہ کی تعریف فرمائی۔ (انوار الفرید)

جب بھورے میاں پاکپتن شریف حاضر ہوئے تو حضرت بابا صاحب علیہ الرحمہ نے ان سے فرمایا مجھ سے اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ جو کوئی میرا مرید ہوگا یا میرے مریدوں کا مرید ہوگا اس پر آتش دوزخ حرام ہوگی۔

(اقتباس الانوار صفحہ ۴۷)

بھائی بہاء الحق پر آج یہ تجلی نازل ہوئی ہے اور ان کو یہ بشارت بھی دی گئی ہے کہ جو آج ان کا چہرہ دیکھے گا وہ آتش دوزخ سے محفوظ رہے گا لیکن اس مسکین مسعود کو بارہا یہ خوشخبری دی جا چکی ہے اور میرے شیخ حضرت قطب الدین بختیار نے بھی مجھ

سے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بشارت دی ہے کہ جو کوئی فرید سے مصافحہ کرے گا اور اس کے مریدوں کا مرید ہو گا وہ عذاب دوزخ سے نجات پائے گا۔

(انوار الفرید)

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ من بہ یقین میدانم و بہ رائی العین مشاہد کردہ ام کہ شیخ من او اصلان درگاہ بے نیازی بو از مشرب کہ شیخ بایزید و جنید علیہم الرحمہ و دیگر مستان عشق خدائے جامہ ھا پوشیدہ بود۔

یعنی میں یقین کے ساتھ جانتا ہوں کہ میں نے بچشم خود معائنہ کیا ہے کہ میرے شیخ درگاہ بے نیازی کے واصلوں میں سے ایک تھے اور وہ مشرب رکھتے تھے جو حضرت بایزید اور جنید علیہما الرحمہ اور دوسرے مستان عشق خدا کا ہے انہوں نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء علیہ الرحمہ کو بارگاہ الٰہی میں کچھ ابرو ہوئی تو میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ جب تک تم کو اور تمہارے مریدوں کو اپنے ہمراہ نہ لے لوں گا جنت میں قدم نہیں رکھوں گا۔ (انوار الفرید)

فائدہ: یہ دعویٰ اسی حدیث شریف کے مطابق ہے کہ حضور سیدنا امام باقر رضی اللہ عنہ کوفہ میں فرمار۔ہے تھے کہ اے عراقیو! تمہیں لوگ کہتے ہیں کہ رحمت سے پر امید ہونے پر آیت لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ زیادہ امید دلاتی ہے لیکن ہم اہل بیت کہتے ہیں کہ آیت وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى زیاہ امید دلاتی ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت میں اس وقت تک راضی نہیں ہوں گے جب تک آپ کا ایک امتی بھی دوزخ میں ہوا۔

نماند بدوزخ کسے درگرو　　　کہ دارد چوتو سیدے پیشرو

عطائے شفاعت چنانش دہند　　　کہ امت تمام ز دوزخ رہند

ترجمہ : دوزخ میں کوئی بھی مقید نہ ہوگا جب آپ جیسا سردار امام رکھتا ہے آپ کو شفاعت کی عطاء اتنی حاصل ہوگی کہ آپ کی تمام امت دوزخ سے نجات پا جائے گی۔

شفاعتِ کل

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اشفع لامتی حتی ینادی لی ارضیت یا محمد فاقول رب قد رضیت

(روح البیان پارہ ۳۰ سورۃ الضحیٰ)

ترجمہ : میں اپنی امت کی شفاعت کروں گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے آواز آئے گی اے محبوب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اب راضی ہو میں کہوں گا میرے رب میں راضی ہوگیا۔

تکملۃ الریاحین میں لکھا ہوا ہے کہ حضرت غوث الاعظم میر محی الدین عبدالقادر جیلانی فرمودہ اند کہ:۔

ہر مسلمانے کہ در مسجد و خانقاہ من گزشتہ است عذاب قیامت باد نخواہد شد

یعنی غوث الاعظم علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ جو مسلمان میری مسجد اور میری خانقاہ میں سے گزرا اس پر عذاب قیامت نہ ہوگا۔　　　(انوار الفرید)

رضی اللہ عنہ اعطیت سجلا مد البصر فیہ اسماء اصحابی و مریدی

الی یوم القیامة وقیل قد وهبوا لک وسالک مالکا خازن النار هل عندک احد من اصحابی ؟فقال لا وعنده ربی وحلاله ان یدی علی مریدی کالسماء علی الارض ان لم یکن مریدی جید ا فانا جید الخ (تفریح الخاطر صفحہ ۱۹۹)

ترجمہ : سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے تاحد نگاہ ایک رجسٹر دیا گیا اس میں میرے دوستوں اور مریدین تاقیامت نام کی فہرست تھی مجھے کہا گیا کہ یہ تجھے عطاء کیئے گئے ہیں میں نے مالک دوزخ کے داروغہ سے پوچھا کہ تیرے ہاں میرے دوستوں میں سے تو کوئی نہیں اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا کہ مجھے اپنے رب تعالیٰ کی عزت وجلال کی قسم میرا ہاتھ میرے مریدوں پر ایسے ہے جیسے آسمان زمین پر کیا ہوا میرا مرید جید نہیں تو میں جید ہوں ۔اس قسم کے بیشمار واقعات اولیاء کرام سے منقول ہیں۔

سیدنا اویس قرنی رضی اللہ عنہ کی شفاعت

سیدنا اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شفاعت کی روایات بھی ہماری موید ہیں علامہ جلال الدین سیوطی نے جمع الجوامع میں اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے شرح مشکوۃ میں اور ملا علی قاری نے معدن العدن میں حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث نقل کی ہیں جس میں ان میں سے ایک روایت یوں ہے کہ حضرت یحیٰ ابن مسیّب نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ میری امت میں ایک شخص اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوگا اس کے بدن میں ایک بیماری ہوگی وہ خدا سے دعا کرے گا تو وہ بیماری جاتی رہے گی صرف ایک درہم کے برابر اس کا نشان اس کے پہلو میں باقی رہے گا جس کو دیکھ کر وہ خدا کو یاد کیا کرے گا جب تم اس سے ملو تو میرا اسلام کہنا اور اپنے لئے دعا کرانا کیونکہ اس پر اللہ تعالیٰ کا ایسا کرم ہے کہ اگر وہ کسی بات پر خدا کی قسم کھائے تو یقیناً اللہ تعالیٰ اس کو سچا کر دے اور قیامت کے دن اس کی دعا سے قبیلہ ربیعہ اور مضر کی بکریوں کی تعداد کے برابر میری امت کے آدمیوں کی شفاعت ہوگی۔ اس کی مزید تفصیل فقیر کی کتاب ''ذکر اویس'' میں پڑھئے۔

سیدنا اویس قرنی اور حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شفاعت

تفریح الخاطر میں ہے کہ منازل الاولیاء فی فضائل الاصفیاء میں لکھا ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے حضرت عمر فاروق کے پاس جانے کی وصیت فرمائی تھی اور فرمایا کہ اویس قرنی کو میرا اسلام کہنا اور میری یہ قمیص انہیں دے دینا اور میری امت کے لئے ان سے دعا کرانا چنانچہ محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد دونوں حضرات آپ کی قمیص مبارک لے کر اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے اور ایک وادی میں آپ سے ملاقات کی درآنحالیکہ آپ سربسجود بارگاہ الٰہی میں خشوع و خضوع سے زاری کر رہے تھے جب انہوں نے سجدہ سے سر اٹھایا تو ان دونوں حضرات نے سلام کہا آپ نے ان حضرات سے مصافحہ کرتے ہوئے سلام کا جواب دیا اور ان سے سید عالم صلی اللہ

علیہ وسلم کی قمیص کو با کمال ادب لیا اور پہلے سر پر رکھی پھر حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے حکم کی فرمانبرداری کرتے ہوئے پہن لیا انہوں نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا سلام کہا اور آپ کی امت کے لئے دعا مانگنے کا سوال کیا حضرت اویس قرنی سجدہ میں گر پڑے اور امت محمدیہ کی مغفرت کے لئے دعا مانگی پھر سر اٹھایا اور ان سے کہا کہ میں نے آپ کی تمام امت کے لئے مغفرت کی دعا مانگی تھی لیکن ندا آئی اپنا سر اٹھا لے میں نے تیری شفاعت سے نصف امت کو بخش دیا اور دوسری نصف کو اپنے محبوب غوث اعظم کی شفاعت سے بخشوں گا جو تیرے بعد پیدا ہوگا میں نے عرض کی اے پروردگار تیرا وہ محبوب کون ہے اور کہاں ہے تا کہ میں اس کی زیارت کرلوں خطاب ہوا وہ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ اور ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى کے مقام پر ہے وہ میرا محبوب ہے اور میرے محبوب کا بھی محبوب ہے وہ قیامت تک اہل زمین کے لئے حجت ہوگا اور سوائے صحابہ کرام اور آئمہ عظام کے تمام اولین و آخرین کے اولیاء کی گردنوں پر اس کے قدم مبارک ہوں گے جو اسے قبول کرے گا اس کو دوست رکھوں گا اویس قرنی فرماتے ہیں میں نے بھی قبول کیا اور اس کے قدم کے آگے اپنی گردن جھکائی اور اس کی ولایت کی تصدیق کی اور اللہ کا شکر ادا کیا۔

سوال : اس روایت میں مبالغہ ہے اور غلو بھی اس لئے کہ سیدنا اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تابعی بلکہ افضل التابعین ہیں اور ان کے فضائل احادیث سے ثابت ہیں اور یہاں قدم کے سامنے گردن جھکانے سے ان کی توہین ہے۔

جواب : ہمارا بھی یہی عقیدہ ہے جسے امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا صحابیت ہوئی پھر تابعیت ۔بس آگے قادری منزل یا غوث ۔افضلیت اور بات ہے پیار ومحبت اور شئے یہ گردن جھکانا پیار کا نشان ہے۔حضرت عمر وحضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا سیدنا اویس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جانا افضلیت کے خلاف نہیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے بتوں کو توڑنا اور حضور علیہ السلام کا انہیں اٹھانا پیار ومحبت ہے نہ کہ افضلیت (فافهم و لاتكن من الانبياء) حدیث شریف میں ہے کہ

رحمتی سبقت غضبی میری رحمت میرے غضب پر سبقت کر گئی ہے

یعنی اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے لئے رحمت کے دروازے عام کھلے رکھتا ہے کسی پر غضب آبھی جائے تب بھی رحمت سبقت کر جاتی ہے۔اس سے غضب کو روک لیتا ہے یہی وجہ ہے کہ بندوں کے معمولی سے معمولی اعمال پر ان کی بہت بڑی اور سخت غلطیاں معاف کر دیتا ہے۔

☆......دوزخ میں ایک بندے کو دھکیلا جارہا ہوگا فرمان ہوگا اسے چھوڑ دو اور بہشت میں داخل کرو کہ اس نے پیاسے کتے کو پانی پلایا۔ (بخاری ملخصا)

☆......یونہی ایک بندے کے لئے حکم ہوگا اسے دوزخ سے ہٹا کر بہشت میں لے جاؤ اس لئے کہ اس نے راستہ سے کانٹا وغیرہ ہٹایا۔ (بخاری ملخصا

☆......نام محمد رکھنے سے اس کے ماں باپ کو جنت نصیب ہوگی۔

(مواھب لدنیہ ملخصا)

☆......ابن نجار نے اپنی تاریخ میں مالک بن دینار سے روایت کیا کہ میں جمعہ کی رات ایک قبرستان میں داخل ہوا تو دیکھا کہ ایک نور چمک رہا ہے تو میں نے کہا کہ لا الہ الا اللہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قبرستان والوں کی بخشش کر دی ہے تو ایک غیبی آواز آتی ہے کہ اے مالک بن دینار! یہ مومنوں کا تحفہ ہے اپنے مومن بھائیوں کیلئے میں نے غیبی آواز کو خدا کا واسطہ دے کر پوچھا کہ یہ ثواب کس نے بھیجا ہے؟ تو آواز آئی کہ ایک مومن بندہ اس قبرستان میں داخل ہوا اور اچھی طرح وضو کیا اور پھر دو رکعت نماز ادا کی اور اس کا ثواب اہل قبر کے لئے بخش دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس ثواب کی وجہ سے یہ روشنی اور نور ہم کو دے دیا مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا پھر میں بھی ہر شب جمعہ کو ثواب ہدیہ کرنے لگا تو خواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی آپ فرما رہے تھے کہ اے مالک! جتنے نور تو نے ہدیہ کئے ان کے بدلے اللہ تعالیٰ نے تیری بخشش فرما دی اور تیرے لئے جنت میں ایک محل تیار کیا۔

تاریخ ابن نجار میں کثیر بن سالم ہیتی کے تذکرے میں ہے کہ انہوں نے بڑی شدت سے یہ وصیت کی کہ ان کی قبر جب مٹ جائے تو اس کی دوبارہ تعمیر نہ کی جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظر رحمت فرماتا ہے جن کی قبریں مٹ جاتی ہیں تو میں تمنا رکھتا ہوں کہ میرا بھی شمار انہیں لوگوں میں ہو جائے۔

☆......ابن نجار نے کہا کہ آثار میں اس قسم کی روایات ملتی ہیں پھر انہوں نے اپنی سند سے وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ ارمیاء نبی کریم صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کچھ ایسی قبروں پر گزرے جن کو عذاب ہو رہا تھا پھر ایک سال بعد گزرے تو عذاب ختم ہو چکا تھا تو انہوں نے بارگاہ خداوندی میں عرض کی کہ، الٰہی کیا وجہ ہے کہ پہلے ان کو عذاب ہو رہا تھا اب ختم ہو گیا؟ تو آسمان سے ندا آئی کہ اے ارمیاء ان کے کفن پھٹ گئے بال بکھر گئے اور قبریں مٹ گئیں تو میں نے ان پر رحم کیا اور ایسے لوگوں پر میں رحم کیا کرتا ہوں۔

فائدہ :۔ غور فرمایئے وہ کریم اپنے بندوں کو کیسے کیسے اسباب سے بخشتا ہے اور یہ عام اسباب ہیں اولیاء کرام کا جن امور میں واسطہ ہو ان پر خصوصی کرم ہوتا ہے لیکن یہ اس وقت تک ہے جب کسی کے ذہن اولیاء کرام کی عزت ووقار کا خیال ہو اور جو سرے سے انہیں بت تصور کرتا ہو تو اسے شرک نہ نظر آئے گا تو کیا نظر آئے گا۔

اولیاء کرام کا فیضان

ذیل میں فقیر چند بزرگوں کے فیوضات و برکات کی تفصیل عرض کرتا ہے کہ وہ بعد وصال اپنے متعلقین سے کتنی شفقت و رحمت فرماتے ہیں۔

چونکہ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ جملہ اولیاء سے مقتدر ہیں۔ اسی لئے تبرکاً ان کے تصرفات سے آغاز کیا جاتا ہے لیکن ان کے تصرفات و کرامات بے شمار ہیں اسی لئے چند تصرفات کا ذکر درج ذیل ہے ان کے قصیدے کے چند اشعار پر تصرفات کا ذکر خیر ختم کر کے آگے بڑھوں گا۔

غوث اعظم کے تصرفات

فلو القیت سری فی بحار لصار الکل غورا فی الزوال

ولو القیت سری فی جبال لدکت واختفت بین الرحال

ولو القیت سری فوق نار لخمدت واتطفت من سرحال

ولو القیت سری فوق میت لقام بقدرة المولی تعالی

وما منها شهور اودهور تمر وتنقضی الااتالی

منظوم ترجمہ : ازانوارلاثانی

جو دریاؤں میں اپنا راز ڈالوں آب ہو غائب

خدا کی شان سے ہر بحر ہو نا پید، پیدا بر!

اگر ڈالوں میں اپنا راز پتھر پہاڑوں میں

تو ریگ دشت کے ذروں میں گم ہو جائیں پس پس کر

اگر ڈالوں میں اپنا راز آتش پر تو ٹھنڈی ہو

کچھ اس انداز سے روشن نہ ہو پھر فرش گیتی پر

اگر ڈالوں میں اپنا راز لوگو! جسم بے جاں پر

خدائے پاک کی قدرت سے اٹھے زندگی پاکر

زمانہ یا مہینہ ایسا دنیا میں نہیں آتا!

غلامانہ سلامی جو نہ دے پہلے مرے در پر

فائدہ : اگر حضرت عیسی علیہ السلام کا احیائے موتی (مردے زندہ کرنا) اسلام کی

... ئے موتی اس کی

دلیل کیوں نہیں یقیناً۔ ہے اور بزرگان دین کے کردار نے ہی نہیں ان کے محیر العقول قوتوں نے ہزاروں بلکہ لاکھوں لوگوں کو راہ حق دکھائی ہے۔ حضرت داتا گنج بخش ہجویری، خواجہ غریب نواز اجمیری، حضرت فرید الدین گنج شکر، سیدنا مجدد الف ثانی جیسی عظیم شخصیات تھیں جنہوں نے براعظم کی طاغوتی طاقتوں کو اپنی ایمانی قوتوں سے نیچا دکھایا ان کی نظر کیمیاء اثر وہ کام کر جاتی تھی جو بڑے بڑے لشکروں سے نہیں ہو سکتا

تصرفات بعد الوفات

انبیاء علیہم السلام اور اولیائے کرام کے تصرفات دنیوی زندگی تک محدود نہیں رہتے بلکہ دنیا سے جانے کے بعد ان میں بدرجہا اضافہ ہو جاتا ہے وہ اپنی مقدس قبروں میں بالکل زندہ ہوتے ہیں اور کبھی کسی وجہ سے ان کی قبر میں کوئی سوراخ وغیرہ ہو جائے تو ان کا بدن و کفن اپنی سالمیت کے ساتھ اسلام کی حقانیت کا خاموش اعلان کرنا ہوتا ہے (سائنس کے اس دور میں یہ بات کتنی حیرت انگیز نظر آتی ہے کہ سالوں بلکہ صدیوں پہلے کا دفن کیا ہوا شخص پوری طرح صحیح و سالم ہے آخر کیوں؟ اگر اس کی وجہ ایمان و عرفان نہیں تو کسی کافر، مشرک اور منافق کی قبر میں ایسا کیوں نہیں ہوتا) ابھی چند سال پہلے حضور رحمت للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے والد ماجد حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور چند صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی قبریں کھولی گئیں تو مدینہ منورہ میں زائرین اور ساکنین کے ایک جم غفیر نے ان کے بدن و کفن کو بالکل درست حالت میں [illegible] میں بعض نماز

وتلاوت میں بھی مصروف دیکھے گئے ہیں اور بعض کی آواز قرأت بھی سنی جاتی رہی ہے جیسا کہ حضرت ثابت بنانی علیہ الرحمۃ کے متعلق مشہور ہے۔

مزارات پر دعاؤں کی قبولیت

مزارات پر دعاؤں کا (اللہ کی بارگاہ میں) زیادہ قبول ہونا بھی مسلّم رہا ہے۔
جیسا کہ حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں قبر موسی الکاظم تریاق مجرب لاجابة الدعا یعنی حضرت امام موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ کا مزار قبولیت دعا کے لئے آزمودہ تریاق ہے۔ (حاشیہ مشکوۃ باب زیارۃ القبور)
بلکہ صاحب قبر کی توجہ کا اثر بھی مرادوں کے حصول میں مجرب مانا جاتا رہا ہے خواجہ اجمیر نے والی ہجویری (علیہما الرحمہ) کے مزار پر چلہ کشی کر کے اسی اثر کی تصدیق یوں فرمائی تھی ۔

گنج بخش فیض عالم، مظہر نور خدا ناقصاں را پیر کامل، کاملاں را رہنما

معمولات صحابہ

بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے صحابہ وتابعین نے بارش کی شکایت کی تو آپ نے حضور علیہ السلام کے قبر مبارک سے اینٹ ہٹانے کا حکم فرمایا (مشکوۃ شریف) اگر مزارات سے فائدہ حاصل نہ کیا جاتا تو بی بی نے یہ حکم کیوں فرمایا۔
مروی ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما خدرت رجلہ فقیل لہ اذکر احب الناس الیک یزل عنک فصاح یا محمد اہ
شخص آپ

کو سب سے زیادہ محبوب ہو اسے یاد کیجئے آپ سے یہ تکلیف زائل ہو جائے گی۔

حضرت عبداللہ بن عمر نے زور سے پکارا یامحمد اہ تو آپ کا پیر ٹھیک ہو گیا۔

فائدہ : شارحین اس حدیث شریف کی شرح میں لکھتے ہیں۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فصاح کی شرح میں فرماتے ہیں۔ای فنادی باعلی صوتہ یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے بلند آواز سے پکارا اور یا محمد اہ کی شرح میں لکھتے ہیں:۔

وکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قصد بہ اظہار المحبۃ فی ضمن الاستغاثہ

(شرح شفاء)

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اظہار محبت کے ضمن میں فریاد کی اور مدد طلب کی۔

علامہ خفاجی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں

وھذا مما تعاھدہ اھل المدینۃ

اہل مدینہ کے نزدیک یہ عمل معروف ہے (شرح شفاء)

اس حدیث کو امام بخاری نے الادب المفرد صفحہ ۱۴۲ مطبوعہ مصر میں روایت کیا ہے شوکانی نے تحفۃ الذاکرین صفحہ ۲۳۹ میں، امام نووی نے کتاب الاذکار صفحہ ۱۳۵ میں اس کے علاوہ اور بھی متعدد حوالہ جات ہیں۔

☆......سید عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی اس طرح منقول ہے

(کتاب الاذکار للنووی رحمۃ اللہ علیہ)

بلکہ اہل مدینہ کا تو اسی طرح کا معمول بن گیا کہ جب بھی کوئی مشکل آجاتی تو کہہ اٹھتے یا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس کا حوالہ گذر چکا ہے۔

فائدہ :۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ تکلیف اور مصیبت کے وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بھی آپ کا پکارنا اور آپ سے غائبانہ مدد چاہنا حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سنت ہے اور یہ کہ ان کے پکارنے پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توجہ سے ان کا پاؤں ٹھیک ہو گیا اور تکلیف زائل ہو گئی۔

باب مخالفین کے اکابرین کے بیانات

فقیر کا تجربہ ہے کہ مخالفین کو قرآن وحدیث یا اسلاف صالحین کی تصریحات پیش کی جائیں تو ہزاروں تاویلیں گھڑتے ہیں لیکن جب ان کے بڑوں کی عبارات دکھائی جائیں تو خاموش رہ جاتے ہیں چند نمونے ملاحظہ ہوں۔

مولوی اشرفعلی تھانوی : نے لکھا کہ جو استعانت اور استمداد بالمخلوق باعتقاد علم وقدرت غیر مستقل ہو مگر وہ علم وقدرت سے کسی دلیل صحیح سے ثابت نہ ہو معصیت ہے اور جو باعتقاد علم وقدرت ہو نہ مستقل نہ غیر مستقل پس اگر طریق استمداد مفید ہو تب بھی جائز ہے جیسی استمداد بالنار والماء والواقعات التاریخیۃ یہ کل پانچ قسمیں ہیں۔ پس استمداد ارواح مشائخ سے صاحب کشف الارواح کے لئے قسم ثالث ہے اور غیر صاحب کشف کے لئے محض ان حضرات کے تصور اور تذکرے سے قسم رابع ہے

(بوادر النوادر صفحہ ۱۵۹، ۱۶۰)

فائدہ : تھانوی صاحب نے جو قسمیں بیان کی ہیں ان میں سے پہلی قسم یہ ہے کہ مستقل یعنی ذاتی علم وقدرت کا عقیدہ رکھ کر کسی مخلوق سے مدد مانگی جائے اس صورت کو انہوں نے شرک قرار دیا ہے اور ہم بھی اسے شرک ہی سمجھتے ہیں۔

دوسری قسم یہ ہے کہ غیر مستقل یعنی عطائی علم وقدرت کا عقیدہ رکھ کر کسی مخلوق سے مدد مانگی جائے اور علم وقدرت کسی صحیح دلیل سے ثابت نہ ہو تو یہ صورت بھی کفر وشرک نہیں بلکہ صرف معصیت ہے یہ بھی ٹھیک ہے۔

تیسری قسم یہ ہے کہ غیر مستقل یعنی عطائی علم وقدرت کا عقیدہ رکھ کر کسی مخلوق سے مدد مانگی جائے خواہ وہ مخلوق زندہ ہو یا فوت شدہ اور وہ علم وقدرت دلیل صحیح سے ثابت ہو تو یہ صورت قطعاً جائز ودرست ہے۔

اس تیسری قسم میں ہماری گفتگو ہے خیال رہے کہ تھانوی صاحب نے جواز اور عدم جواز کا مدار استقلال اور عدم استقلال پر رکھا ہے جیسا کہ اہل سنت کہتے ہیں ورنہ امور مافوق الاسباب یا ماتحت الاسباب یا امور عادیہ یا امور غیر عادیہ پر (جیسا کہ بعض مخالفین کا نیا (بدعت) تیار کردہ حربہ ہے)

کوئی جھگڑا نہیں

تائید اہل سنت :۔ اسی قسم ثالث کے بارے میں تھانوی صاحب لکھتے ہیں استمداد ارواح مشائخ سے صاحب کشف الارواح کے لئے قسم ثالث ہے قسم ثالث کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ اپنی قوت کشف کے ذریعہ روحوں کو دیکھتے سنتے ہیں وہ اگر اولیاء کرام کی ارواح طیبات سے مدد طلب کریں تو یہ صورت قطعاً جائز اور

درست ہے۔

انبیاء کرام اور عظام ۔کے عطائی علم اور قدرت اور اختیار کو انہوں نے دلیل صحیح سے ثابت مان لیا ہے کیونکہ قسم ثالث کو انہوں نے اس قسم کے ساتھ مشروط کیا ہے۔

کشف کی قوتوں کے ذریعہ ارواح کو دیکھنا سننا دلیل سے ثابت ہے۔

شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ

اگرچہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ ہمارے اکابرین میں سے ہیں لیکن مخالفین موڈ میں آجائیں تو کبھی ان کا حوالہ مان جاتے ہیں بلکہ موج میں آجائیں تو انہیں حضوری والا ماننے لگ جاتے ہیں ۔ (الافاضات الیومیہ) شاہ صاحب نے لکھا ہے کہ:۔

وقد یکون خاطر الشیخ فهو امداد همة الشیخ یصلی الی قلب المرید الطالب مشتملا علی کشف معضل وحل مشکل حمل المرید فی الواقعات والدارادات الربانیة وهذا الخاطر انما یرد علی قلب المرید عند استکشافه ذالک باستمداده من ضمیر الشیخ فنکشف ویتبین الحال سواء کان الشیخ حاضر اوغائبا حیا او میتا یدل علیه ماقال شیخ العارف باللّٰه علی بن حسام الدین المتقی اسکنة اللّٰه بحبوحة جنة ونعمة بلطفه ورحمته یا عبدالواهاب اذا اشکل علیک شی من الواقعات والواردات فاعرضها علی بقلبک واستکشف ذالک باستمداد کاشفی ولد بعد موتی فجربت ذالک

فوجدته كما قال وهذا الخاطر ايضا فى الحقيقة داخل تحت خاطر الحق سبحانه لان قلب الشيخ بمثابة باب مفتوح الى عالم الغيب وهو واسطة بينا لمريد وبين الحق سبحانه فيصل امدلو فيضه على قلب المريد بواسطة

(لمعات عربی شرح مشکوۃ شریف صفحہ ۱۴۰، ۱۴۱ جلداوّل)

ترجمہ :۔ مرید کے دل میں کبھی ایسی بات آتی ہے جو شیخ کی توجہ کی مدد سے مرید کے دل میں پیدا ہوتی ہے جس کے سبب سے وہ مشکلات جو مرید کے وظائف اور معمولات میں پیدا ہوتی ہیں وہ حل ہو جاتی ہیں اور مرید کے دل میں یہ بات اس وقت پیدا ہوتی ہے جب وہ اپنی مشکلات میں اپنے شیخ سے اس کے حل کے لئے مدد طلب کرتا ہے پھر اس کی مشکل حل ہو جاتی ہے علاوہ ازیں کہ شیخ حاضر ہو یا غائب زندہ ہو یا فوت شدہ اس پر دلیل یہ کہ شیخ عارف باللہ علی بن حسام الدین متقی (اللہ تعالیٰ ان کو اعلیٰ جنت عطا فرمائے اور ان پر اپنے لطف اور رحمت کی بارش کرے) نے فرمایا اے عبدالوہاب جب تم کو اپنے وظائف اور معمولات میں کوئی مشکل پیش آئے تو اس مشکل کو اپنے کو اپنے قلب کے ساتھ مجھ پر پیش کرنا اور اس کے حل کے لئے مجھ سے مدد طلب کرنا خواہ میری موت کے بعد ہی ہو شیخ عبدالوہاب فرماتے ہیں کہ میں نے اس کا تجربہ کیا اور اس کو درست پایا اور دل میں یہ بات بھی دراصل اللہ تعالیٰ کے التفات سے آتی ہے کیونکہ شیخ کا قلب ایک کھلے ہوئے دروازہ کے منزلہ میں ہے۔

... قلب تک شیخ کی

وساطت سے فیض پہنچتا ہے۔

فائدہ :۔ قارئین! غور فرمائیں کہ جس شاہ صاحب کے لئے یہ مان گئے ہیں کہ وہ جب چاہیں ہر وقت حضور علیہ السلام کا دیدار کریں وہی کچھ وہ فرمارہے ہیں جو اہل سنت کہتے ہیں لیکن ضد اور تعصب کا خدا بیڑا غرق کرے یہی مخالفین کو آڑے آئے ہوئے ہے۔

مردہ بیوی سے ہم کلامی

مولوی اشرف علی تھانوی نے لکھا کہ یہ (ابوعبداللہ) فقیہ عالم صالحہ صاحب کرامات ومکاشفات تھے ان کے کشف وکرامات میں یہ بھی ہے کہ ایک ذی اقتدار شخص ان کا مرید تھا اس کی بیوی مرگئی وہ اس سے بہت محبت کیا کرتا تھا اس لئے بہت سخت رنج ہوا۔ فقیہ محمد بن موسیٰ کے پاس پہنچا اور اپنی حالت کی شکایت پیش کی اور عرض کیا میری تمنا یہ ہے کہ اسے دیکھ لوں اور جان لوں کہ اس پر کیا گذری ہے فقیہ نے عذر کیا مگر اس نے نہ مانا اور عرض کیا جب تک میری حاجت پوری نہ ہوگی میں نہیں جاؤں گا۔ فقیہ کے یہاں اس کی قدر ومنزلت بہت تھی آپ نے اس سے تین دن کی مہلت مانگی پھر اس کو ایک دن بلایا اور فرمایا اس حجرہ میں اپنی بیوی کے پاس چلے جاؤ یہ اندر گیا تو اس کو اچھی حالت اور اچھے لباس میں پایا حال پوچھا تو اس نے کہا یہی بہتر حالت ہے اس کو بہت مسرت ہوئی اور خوش ہشاش بشاش حضرت فقیہ کے پاس باہر آگیا۔ (جمال الاولیاء ۱۳۴، ۱۳۵)

برزخ کے احوال کا علم ہوتا ہے اور وہ جب چاہیں برزخ کے لوگوں کو اس دنیا میں وارد کر سکتے ہیں اور مشکلات میں مسلمان اولیاء اللہ کی طرف رجوع کرتے ہیں اور یہی کچھ ہم ثابت کرنا چاہتے ہیں۔

راستہ مل گیا

یہی تھانوی محمد بن علوی بن احمد کے بارے میں لکھتے ہیں:۔ آپ کی کرامتوں میں یہ بھی ہے کہ آپ کا ایک خادم راستہ میں کسی لق ودق جنگل میں جا پہنچا اور جب اپنی ہلاکت کا یقین ہو گیا تو اس نے ان سے امداد چاہی اور چلا گیا تو ایک شخص کو محسوس کیا جو کہہ رہا ہے یہ ہمارا راستہ تو یہ راستہ پر پہنچ گیا۔

(جمال الاولیاء صفحہ ۱۳۶)

ہلاکت کے یقین ہونے کے باوجود اس شخص نے خدا کی طرف نہیں بلکہ اپنے پیر کی طرف رجوع کیا اگر ہم یہی بات کہہ دیں تو مخالفین شرک سے کم نہیں کہتے۔ اس واقعہ کو بیان کر کے تھانوی صاحب اللہ تعالیٰ کی قدر کم نہیں کر رہے بلکہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اولیاء اللہ کو کتنے عظیم مقام سے نوازا ہے۔

مزار کی مٹی سے شفاء

تھانوی صاحب لکھتے ہیں:۔

صاحب کرامت اکابر اولیاء میں سے ہیں شہر تریم علاقہ حضرموت میں ۸۵۰ھ میں تولد ہوئے ہیں آپ کی کرامتوں میں سے یہ ہے کہ آپ مستجاب الدعا تھے [illegible] دنیوی امور کی دعا

فرمائی جن کو ان لوگوں نے حاصل کرلیا سید عبداللہ بن علوی بن محمد جو قبیلہ دویلہ کے آزاد کردہ غلام تھے عبادت اور ریاضات میں بہت مجاہدے کیا کرتے اور فتوحات غیبیہ کا انتظار رکھتے تھے۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ اخیر عمر میں حق تعالیٰ تم کو فتوحات غیبیہ سے نوازیں گے پھر ایسا ہی ہوا جیسا آپ نے کہا تھا بیان کیا گیا ہے کہ ایک چور نے آپ کے کھجور کے درختوں پر سے کچھ پھل چوری کرلیا تھا تو اس کے بدن میں زخم ہو گئے اور اس قدر تکلیف ہوئی کہ نیند حرام کردی صبح ہوئی وہ حضرت شیخ کی خدمت میں معذرت کے لئے حاضر ہوا آپ نے فرمایا کہ فلاں صاحب کی قبر پر جاؤ اور اس کی قبر کی مٹی اپنے زخم پر لگالو اس نے ایسا کیا اور اچھا ہو گیا۔

(جمال الاولیاء صفحہ ۱۵۷)

فائدہ :۔ اس واقعہ میں تھانوی صاحب نے محمد بن حسن کا یہ مقام بتایا ہے کہ لوگ حاجت روائی اور دفع ضرر کے لئے حضرت کے پاس جاتے تھے چنانچہ جب چور کے بدن میں زخم ہوا تو وہ شخص نہ کسی طبیب کے پاس گیا نہ خدا سے دعا مانگی سیدھا شیخ کے پاس دفع ضرر کے لئے پہنچا اور حضرت نے غیر عادی طریقہ سے اس کو شفاء دے دی جو لوگ غیر عادی امور میں غیر اللہ کی طرف رجوع کرنے کو شرک کہتے ہیں وہ مذکورہ بالا واقعہ پر بھی فتویٰ صادر فرمائیں۔

ناکو کے پیٹ سے زندہ لڑکی

تھانوی صاحب لکھتے ہیں! اجمیر چوبدار کی لڑکی کو ایک ناکو نگل گیا تو وہ روتا [illegible] کی کونگل

لیا ہے جاؤ اور بلند آواز سے کہو ناکو آ اور فرغل سے جوابدہی کر تو ناکو سمندر سے نکلا ایک جہاز کی طرح جارہا تھا مخلوق اس کے آگے سے دائیں بائیں کو ہو جاتی تھی وہ آپ کے دروازہ پر آ کر کھڑا ہو گیا آپ نے ناکو کو حکم دیا اس نے لڑکی کو اگل دیا تو وہ زندہ تھی مگر بے ہوش پھر ناکو سے کہا کہ جب تک زندہ رہے ان کے شہر کے کسی آدمی کو نہ نگلے ناکو اس طرح نکلا کہ اس کے آنسو بہہ رہے تھے اور سمندر میں جا پڑا۔

(جمال الاولیاء صفحہ ۱۷۲ از جامع کرامات)

فوائد :۔ i۔ شہر کے لوگ حضرت فرغل رحمۃ اللہ علیہ کو حاجت روا اور مشکل کشا سمجھتے تھے۔

ii۔ ناگہانی آفات اور مصیبتوں میں آپ کی طرف رجوع کرتے تھے۔

iii۔ لوگوں کا اعتقاد تھا کہ آپ سمندری بلا (ناکو) کے منہ کا نوالہ چھیننے پر قدرت رکھتے ہیں۔

iv۔ سمندری بلائیں آپ کے پیغام کو سمجھتی تھیں۔

v۔ آپ کا خود بلانا تو درکنار اگر آپ کسی کے ہاتھ پیغام بھی بھیج دیں تو بلا سمندر سے نکل آتی تھی۔

vi۔ سمندری بلا آپ کے گھر سے واقف تھی۔

vii۔ آپ کے حکم پر سمندری بلا نے چپ چاپ اپنے دانت تڑوا لئے اور چوبدار کی نگلی ہوئی لڑکی کو منہ سے نکال پھینکا۔

viii۔ ناکو پر آپ کا حکم جاری تھا اور وہ بالکلیہ متبع یہاں تک کہ آپ نے حکم دیا کہ وہ

آپ کے شہر کے کسی آدمی کو نہ نگلے اور وہ اس حکم کو مان کر واپس سمندر میں چلا گیا۔

ix۔ آپ نے اس سلسلہ میں جتنی کاروائی کی یہ سب عام اسباب کے خلاف تھی اس کا مطلب ہے کہ آپ کو مافوق الاسباب العادیہ امور پر قدرت حاصل تھی۔

x۔ شہر کے لوگ آپ کے بارے میں یقین رکھتے تھے کہ آپ امور مافوق الاسباب پر قادر ہیں۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

اہل سنت کے مقتدا تو ہیں ہی صرف وہابیوں غیر مقلدوں نے اپنا مقتدا ثابت کرنے کیلئے ان کے نام غلط تصنیفیں شائع کیں اور ان کی بعض تصانیف میں غلط حوالے گھسیڑے تفصیل فقیر کی کتاب ''التحقیق الجلی'' میں دیکھئے۔

مخالفین حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو ایک مجدد کی حیثیت سے تسلیم کرتے ہیں شاہ صاحب کی تصانیف کو فروغ دیتے ہیں اور اختلافی مسائل میں حضرت شاہ صاحب کو بطور حَکَم تسلیم کرتے ہیں۔ مخالفین اپنی تصانیف میں شاہ صاحب کے ان گنت حوالے دیتے ہیں اور ان کی عبارات سے استدلال کرتے ہیں اور انہیں خراج تحسین پیش کرتے ہیں چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃاللہ علیہ کے بارے میں شبلی نعمانی لکھتے ہیں:۔ ابن تیمیہ اور ابن رشد کے بعد بلکہ خود انہیں کے زمانے میں جو عقلی تنزل شروع ہوا تھا اس کے لحاظ سے یہ امید نہیں رہی تھی کہ پھر کوئی صاحب دل و دماغ پیدا ہوگا لیکن قدرت کو اپنی نیرنگیوں کا تماشہ دکھلانا تھا کہ اخیر زمانہ میں جب کہ اسلام کی نفس بازپسیں تھا شاہ ولی اللہ جیسا شخص پیدا ہوگا

جس کی نکتہ سنجیوں کے آگے غزالی ورازی اور ابن رشد کے کارنامے بھی ماند پڑ گئے

(علم الکلام صفحہ ۷۸ جلد اول)

دیوبندی مکتب فکر کے ایک مستند عالم دین مناظر حسین گیلانی لکھتے ہیں:۔

حضرت شاہ ولی اللہ نباض ملت کی حیثیت سے معاشرے کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ کر اصلاح احوال کی کوششوں میں مصروف ہو گئے آپ نے فروعات میں الجھنے والے علماء عیش کوشیوں میں غرق امراء اور غافل عوام کو نئے سرے سے قرآن وحدیث کی دعوت دی تقلید وعدم تقلید کی بحثوں کی وضاحت فرمائی فقہ عقائد میں تشدد وتصلب کے برعکس اسلام کی وسعت وہمہ گیری کو اذہان میں اجاگر کیا اور ہزاروں صفحات پر پھیلی ہوئی مؤثر تصانیف کے ذریعے اسلامی فکر کی وضاحت کی آپ نے تفسیر، حدیث، فقہ وکلام، تصوف، سیر وسوانح ان تمام موضوعات پر ایک منفرد انداز سے لکھا جسے بجا طور ایک حکیمانہ طرز استدلال کہا جا سکتا ہے۔

(تذکرہ شاہ ولی اللہ صفحہ ۲۸۷)

حوالہ جات:۔ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے انفاس العارفین کے اخیر میں جو اپنے خود نوشت حالات لکھے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ انفاس العارفین شاہ ولی اللہ صاحب کے آخری دس سالہ دور کی تصنیف ہے اس کتاب کے بارے میں مولوی رحیم بخش دہلوی لکھتے ہیں۔

اس کتاب کے چار حصے ہیں، پہلے حصہ میں جناب شاہ صاحب نے اپنے والد شیخ عبدالرحیم صاحب کے علمی حالات ... ملفوظات ... و مکتوبات

غرضیکہ ابتداء زمانہ سے تاریخ وفات تک کے تمام واقعات بطریق رجال سرسری ذکر کئے ہیں اس کتاب کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس عظیم الشان خاندان کا ہر ممبر ظاہری علوم اور باطنی کمالات میں لاثانی اور بے نظیر تھا۔

(حیات ولی صفحہ ۴۱۸)

فائدہ:۔ اولیاء اللہ سے حاجت روائی کے بارے میں اب ہم شاہ ولی اللہ کی اس مستند کتاب سے حوالے پیش کر رہے ہیں اور یہ حوالے ان تمام لوگوں پر حجت ہیں جو شاہ صاحب کو حجت مانتے ہیں اور دیوبندی ہوں یا غیر مقلدین۔

نوٹ:۔ شاہ صاحب کی بعض کتابیں وہابیوں دیوبندیوں نے شائع کیں تو اپنے من کے حوالے گھسیڑ دیئے ان میں ایک تفہیمات الٰہیہ وغیرہ بھی ہے اس کے علاوہ دوسرے حوالے بھی لکھ رہے ہیں ان کے نزدیک بھی مسلّم ہیں۔

شفاء از اہل مزار

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد گرامی کی ایک حکایت بیان فرماتے ہیں۔ کاتب حروف حکایتے غریب از شیخ تاج الدین استماع نمودہ آنست کہ گفت وقتے سخت بیمار شدم و بیماری بطول انجامید ضعف و ناتوانی طاقت حرکت دست و پا نگذاشت درنحالت شبے درخواب می بینم کہ گویہ کسے آمد و میگو و میگوید کہ برائے شفائے این مریض بیاید کیا نے پختہ ستو دو بروے تمام قرآن خواندہ رد بیمار انرا انجورو و شفا یابد چون درشدم عزم مصمم شد کہ بموجب رویا بعمل اید آوردہ وشب آمدۃ ز حو[illegible] فتح [illegible] محمد بخاری بخانہ ما آمد و بدت

خود یکے بہت کردوز یہ ان آتش اتی وخت کیا نے از صبح تا شام دوران و یگ پخت پیش من نہاد وفرمود کہ ما بریں مطبوح تمام قرآن خواندہ ام پس بخورد من طا آندا بخورم وبافاقت آمدم کہ پیچ اثر سے ازاں مرض درمن بنود صحیح وتندرست برخواشیم ودر خود بشاشت وسروراز بین واقعہ کہ حضرت امام بخاری بابین وجہ لطف عنایت فرمودند زیادہ تر از یافتم کہ از جنت ازالہ مرض و بیماری یافتہ شدد۔

(انفاس العارفین صفحہ۱۹۳)

ترجمہ :۔ کاتب الحروف شیخ تاج الدین سے ایک عجیب حکایت سنی وہ یہ ہے کہ ایک دفعہ انہوں نے فرمایا کہ میں ایک وقت سخت بیمار ہوا اور بیماری نے طول پکڑ لیا ضعف وتوانائی نے ہاتھ پاؤں کی طاقت سلب کرلی اسی حالت میں ایک رات میں خواب دیکھ رہا تھا گویا کوئی صاحب آ کر فرما رہا ہے کہ اس مریض کی شفا چاہئے تو اس کے لئے مرغیاں پکا کر اس پر قرآن مکمل پڑھا جائے تا کہ اسے بیمار کھائے اس طرح بیمار شفا پائے گا۔ جب میں بیدار ہوا تو میں نے پختہ ارادہ کیا کہ خواب کے مطابق ضرور عمل کروں گا دوسری رات پھر میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے گھر میں گویا امام بخاری تشریف لائے ہیں خود ہی دیگچہ آگ پہ رکھ کر اس پر میں نے تمام قرآن پڑھا ہے میں نے گوشت کھایا تو مجھے مرض سے افاقہ محسوس ہوا یہاں تک کہ مرض کا اثر مجھ میں نہ رہا اور صبح کو تندرست ہو کر اٹھا اور اس واقعہ سے مجھے خوب فرحت وسرور محسوس ہوا کہ بیماری سے صحت پانے سے بڑھ کر یہ مجھ پر امام بخاری نے کتنا لطف وکرم فرمایا وجہ لطف عنایت فرمائی ... ہوا کہ بیماری

سے کہ رجہت ازالہ مرض و بیماری یافتہ (انفاس العارفین صفحہ ۱۹۳)

صحت پانے سے بڑھ کر یہ مجھ پر امام بخاری نے کتنا لطف و کرم فرمایا۔

مزارات سے فیض یابی کے متعلق خواجہ معین الدین لکھتے ہیں:۔

بمزار فائض الانوار خواجہ معین الدین رفتند و فیضا گرفتند

حضرت معین رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری دے کر فیوض حاصل کرتے۔

بمزار فیض الانوار خواجہ باقی باللہ نشستند و متوجہ فی شدند و فیضہا می یافتند

(انفاس العارفین ۷۰)

حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر بیٹھ کر ان کی طرف متوجہ ہوتے اور فیوض حاصل کرتے۔ دو سال کم وبیش حد بغداد ساکن باشند و برقبر سید عبدالقادر قدس سرہ متوجہ میشد و ذوق ایں راہ وزانجا پیدا کرد (انفاس العارفین ۱۸۴)

دو سال کم وبیش بغداد شریف میں ساکن رہے اور حضرت سید عبدالقادر کے مزار کی طرف متوجہ ہوئے وہاں سے یہ ذوق پیدا کیا و بروصہ منور حضرت سید البشر علیہ افضل الصلوۃ واتم التحیات متوجہ شد و فیض یافت (انفاس العارفین ۱۹۵)

حضور سید البشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فیض پایا۔

حاجی امداد اللہ علیہ الرحمۃ

حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ تمام اکابر دیوبند کے مرشد و رہبر ہیں اسی لئے ان کا ارشاد سے ... کے ملفوظات کا ناقل مولوی اشرف علی

تھانوی ہو وہ تو ڈبل حجت ہیں اس لئے کہ یہ اس مکتب فکر کے مجدد صاحب ہیں۔

ملفوظات (۲۰۰) فرمایا کہ ایک بار مجھے مشکل پیش تھی اور حل نہ ہوئی تھی میں نے حطیم میں کھڑے ہو کر کہا تم لوگ تین سو ساٹھ یا کم زیادہ اولیاء اللہ کے یہاں رہتے ہو اور تم سے کسی غریب کی مشکل حل نہیں ہوتی تو پھر تم کس مرض کی دوا ہو یہ کہہ کر میں نے نماز نفل شروع کر دی میرے نماز شروع کرتے ہی ایک آدمی کالا سا آیا اور وہ بھی میرے پاس ہی نماز میں مصروف ہو گیا اس کے آنے سے میری مشکل حل ہو گئی جب میں نے نماز ختم کی وہ بھی سلام پھیر کر چلا گیا اس ملفوظ پر تھانوی صاحب حاشیہ لکھتے ہیں۔

(**حاشیہ**) قولہ تم لوگ تین سو ساٹھ یا کم زیادہ اولیاء اللہ کے یہاں رہتے ہو اقول اہل کشف کو اتنے عدد میں اولیاء کا اکثر اوقات حاضر حرم رہنا معلوم ہوا ہے اور غالباً یہ کل باطنی تھی۔ (امداد المشتاق صفحہ ۱۲۱)

فائدہ:۔ اصل بات تھانوی صاحب نے یہاں نہیں لکھی اور وہ ہے اپنی مشکل میں حاجی امداد اللہ کا اولیاء اللہ سے مافوق الاسباب طریق پر استمداد کرنا اور غائبانہ ندا کرنا اور ان کے پکارنے سے اولیاء اللہ کی مشکل کا حل ہو جانا۔

ملفوظ نمبر ۲۹۰:۔ (راوی ملفوظ) حضرت کی خدمت میں غذا اور روح کا وہ سبق جو حضرت شاہ نور محمد صاحب کی شان میں ہے سنا رہا تھا کہ جب اثر مزار شریف کا بیان آیا آپ نے فرمایا کہ میرے حضرت کا ایک جولاہا مرید تھا بعد انتقال حضرت کے مزار شریف پر عرض کیا کہ حضرت میں بہت پریشان اور روٹیوں کو محتاج

ہوں کچھ دستگیری فرمایئے حکم ہوا کہ تم کو ہمارے مزار سے دو آنے یا آدھا آنہ روز ملا کرے گا ایک مرتبہ میں زیارت مزار کو گیا وہ شخص بھی حاضر تھا اس نے کل کیفیت بیان کر کے کہا کہ مجھے ہر روز وظیفہ مقرر پائیں قبر میں ملا کرتا ہے۔

(امداد المشتاق صفحہ ۱۱۷)

فائدہ :۔ اولیاء اللہ قبر میں موجود ہونے کے باوجود بھی تصرف کرتے ہیں اور فریادیوں کی امداد کرتے ہیں اور یہ جو کچھ مذکور ہے امور غیر عادیہ سے ہے جس کو ہم مافوق الاسباب سے تعبیر کرتے ہیں یعنی یہ امداد عام اسباب سے نہ ہوئی اب اور مخالفین کا مذہب ہے کہ مافوق الاسباب کوئی فعل کسی صدور کا عقیدہ شرک ہے ان پر ہمارا سوال ہے کہ مزار سے پیسے حاصل کرنا اگر اسباب سے ہے تو پھر ہر قبر سے جا کر کچھ نہ کچھ لے لیا جاتا لیکن ہر قبر سے ایسا نہیں ہوسکتا جب نہیں ہوسکتا تو یہ افعال مافوق الاسباب ہوئے۔ اور یہ تمہارے نزدیک شرک ہے اب بتاؤ کہ حاجی صاحب مشرک ہوئے یا موحد اگر مشرک تھے تو پھر مشرک کی بیعت کیسی اگر موحد تھے تو ہم بھی الحمد للہ ان جیسے موحد، مومن ہیں۔ اب تم بتاؤ تم کون ہو؟

ملفوظ نمبر ۲۱۲:۔ فرمایا کہ خدا جانے لوگ مجھے کیا سمجھتے ہیں اور میں کیا ہوں محبوب علی نقاش نے آ کر بیان کیا کہ ہمارا آگبوٹ تباہی میں تھا میں مراقب ہو کر آپ سے "ملتجی" ہوا کہ مجھے تسکین دی اور آگبوٹ کو تباہی سے نکال دیا۔

(امداد المشتاق صفحہ ۱۵۴)

تھانوی صاحب نے اس [illegible] وہ تفصیل سے نقل کیا ہے۔

یہاں فقیر نے بقدر ضرورت درج کیا ہے۔

فائدہ:۔ حاجی صاحب نے اس واقعہ میں خود بیان کیا ہے کہ ان کے ایک مرید نے جہاز کو جب تباہ ہوتے دیکھا تو حاجی صاحب سے استمداد کی اور حاجی صاحب نے مافوق الاسباب طریق سے اس کی امداد کی۔

ان اقتباسات سے ظاہر ہو گیا کہ مشکلات اور مصیبتوں میں بزرگوں سے مافوق الاسباب طریقہ سے استمداد کرنا اسی وقت شرک قرار پائے گا جب کہ جس سے مدد طلب کی جائے اس کو مستقل اعتقاد کیا جائے اور یہی شرک کا مدار ہے اسماعیل دہلوی کے پیرو مرشد سید احمد بریلوی (متوفی ۱۲۴۶ھ) کے بھانجے اور خلیفہ مجاز سید محمد علی سفر حج کے دوران کا ایک واقعہ لکھتے ہیں:۔

"دریں منزل قریب نصف شب بوادی سرف کہ مزار فائض الانوار تو معلّی جناب میمونہ علیہما و علی بعلمہا الصلوۃ والسلام من اللہ الملک العلام رسیدیم از اتفاقات عجیبہ آنکہ آں روز ہیچ طعام نخوردہ بودم چوں از خواب آں وقت بیزار شوم از غایت گرسنگی طاقتم طاق و بدر ردیم در محاق بود بطلب نان پیش ہر کس دویدم بمطلب نہ سدیم بناچار برائے زیارت در حجرہ مقدسہ رفتم و پیش تربت شریفہ گدایانہ ندا کردہ گفتم اے جدہ امجدہ من مہمان شما ہستم چیزی خوردنی عنائت فرما اور محروم از الطاف کریمانہ خود نما نگاہ سلام کردم و فاتحہ و اخلاص خواندہ ثوابش بروح برفتوحش فرستادہ انکاہ نستہ برقبرش بادہ بودم از رازق مطلق و دانائے برحق دو خوشہ انگوشہ تازہ برستم افتادہ طرفہ تر آنکہ آں آیام سرما بنود و ہیچ جا انگور تازہ میسر نبود بحیرت افتادم،

ویکے ازاں ہر دو خوشہ ہموں جا نشستہ تناول نمودہ از حجرہ بیرون شدم دیک یک دانہ بر یک تقسیم کردم و گفتم ۔ یافت مریم گو بہنگام شتا میوہ ہائے جنت از فضل خدا این کرامت در حیاتش بود و بس بعد فوتش نقل تموز است کس ۔ بعد فوت زوج ختم المرسلین رفتہ چندیں قرنہاری دور بین بنگر از وے ایں کرامت یافتم دایہ گونہ نعمت یافتم ! (مخزن احمدی صفحہ ۹۹)

ترجمہ :۔ اثناء سفر میں آدھی رات کے وقت ہم لوگ وادی سرف پر پہنچے جہاں ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مزار پر انوار ہے اتفاق کی بات ہے کہ اس دن میں بالکل بھوکا تھا اور جب صبح آنکھ کھلی تو بھوک سے بالکل بے دم ہو چکا تھا اور میرے چہرے کا چاند گہنا چکا تھا صرف ایک روٹی کے حصول کے لئے ہر کسی کے پاس دوڑا مگر کہیں سے مطلوب حاصل نہ ہوا مجبور ہو کر ام المومنین کے روضہ مقدسہ پر حاضری دی اور آپ کی قبر انور سے رزق کی بھیک مانگی اور کہا کہ اے میری دادی جان میں آپ کا مہمان ہوں کھانے کے لئے کوئی چیز عنائت فرمایئے اور مجھ کو اپنے لطف و کرم سے محروم نہ فرمایئے پھر میں نے سلام عرض کیا سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص پڑھ کر اس کا ثواب آپ کی روح مبارک کو پہنچایا میں نے آپ کی قبر انور پر اپنا سر رکھا ہوا تھا ناگاہ اللہ تعالیٰ نے تازہ انگوروں کے دو خوشے میرے ہاتھوں میں ڈال دیئے عجب تماشا یہ تھا کہ ان دنوں موسم سرما تھا اور کسی جگہ اس وقت تازہ انگور دستیاب نہ تھے انتہائی حیرت ہوئی ان انگوروں میں سے کچھ وہیں کھائے اور کچھ حجرہ مقدسہ سے باہر جا کر تقسیم کئے اور پھر اشعار پڑھے اگر حضرت مریم

نے موسم سرما میں جنت کا میوہ فضل خدا سے پالیا ان کی کرامت فقط ان زندگی میں تھی ان کے وصال کے بعد کسی سے یہ کرامت منقول نہیں حضور کی زوجہ کے وصال کو کتنی صدیاں گذر چکی ہیں دیکھو اس کے باوجود میں نے ان سے اس کرامت کو پالیا صد افتخار نعمت کو حاصل کیا۔ (مخزن احمدی صفحہ ۱۹۹)

فائدہ:۔ اس طویل اقتباس سے یہ ظاہر ہو گیا کہ قضائے حاجت کے لئے قبر پر جانا صاحب قبر سے رزور کرنا طلب برآری کے لئے درخواست کرنا جائز ہے اور تمام دیوبندی کے مسلم مقتدا اور سید احمد بریلوی کے خلیفہ مجاز محمد علی کو جب دنیا میں کہیں سے کھانے کو کچھ نہ ملا تو سیدتنا ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر سے ملا اور یہ کہ سید احمد بریلوی کے خلیفہ مجاز نے قبر پر آکر فاتحہ بھی پڑھی ندا بھی کی سلام بھی پڑھا اور بطور مافوق الاسباب امور استمداد بھی کی۔

صاحب مظاہر حق

مولوی قطب الدین نے ترجمہ مشکوہ میں لکھا ہے۔ کہ زیارت قبر برکت حاصل کرنے کے لئے ہے پس وہ زیارت اچھے لوگوں کی قبروں کی ہے اس لئے ان کے برزخ میں تصرفات اور برکات ہیں۔ (مظاہر حق ۸۰)

فائدہ:۔ صاحب مظاہر حق مخالفین کا مسلم مقتدا ہے اس لئے کہ یہ شاہ اسحاق کا تلمیذ اور عقائد دیوبند کا مؤید ہے۔

صرف بہشتی دروازہ

بہشت ... کہ بہش ...

دروازہ سے ہم گذر گئے بس اب ہم بہشتی ہو گئے پھر کیسی نماز اور کیسا روزہ! یہ محض تلبیس ابلیس ہے یعنی شیطانی دھوکہ ہے ان جاہلوں اور غالیوں کی غلط باتوں وہابیوں، دیوبندیوں کو حق مذہب اہل سنت اور صوفیہ کرام و اولیاء عظام رحمۃ اللہ علیہ پر حرف گیری کا موقع ملتا ہے۔ فقیر اویسی غفرلہ نے بہشتی دروازہ کے صرف جواز کے دلائل قائم کئے ہیں اس کا یہ معنی نہیں کہ صرف بہشتی دروازہ سے گذرنے کے بعد رحمت حق کی امید رکھے کیونکہ رحمت حق بہانہ می جوید اس کے ساتھ ساتھ اعمال صالحہ نماز، روزہ دیگر عبادات میں جدوجہد رکھے اور اس تصور میں رہے کہ نامعلوم کس نیکی سے راضی ہے۔ یہی معروضہ جو فقیر نے پیش کیا ہے یہی ارشاد بابا گنج شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خدام کہتے ہیں چنانچہ جناب سید مسلم فرید صاحب لکھتے ہیں کہ جس طرح محض اعمال صالحہ پر بھروسہ کر لینا اور فضل رب سے قطع نظر کر لینا غلط ہے اسی طرح نیکیوں کو چھوڑ کر صرف بہشتی دروازہ میں سے گذرنے کے بعد گناہ پر نڈر اور بے باک ہو جانا بھی گمراہی ہے۔

پاکپتن شریف کے اطراف میں اور راوی کے کنارے جو لوگ آباد ہیں ان میں سے اکثر لوگوں کے آباؤ اجداد اسلام قبول کرنے سے پہلے جرائم پیشہ تھے حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فیض نے ان کو اسلام کی نورانیت سے ہم کنار کر دیا تھا اور ان کی حالت بدل گئی تھی مگر اب پھر ان میں اکثر کا یہ حال ہے کہ پورا سال چوریاں کرتے اور کراتے ہیں اور دوسرے جرائم میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے میں کوشاں رہتے ہیں اور پھر سال کے بعد حضرت بابا صاحب کے عرس

پر بہشتی دروازہ سے گذر جانے کے بعد یہ سمجھتے ہیں کہ ہماری تمام بداعمالیاں معاف ہوگئیں اور پھر سال بھر دلیری سے گناہ کرتے رہتے ہیں کاش وہ لوگ جن پر تبلیغ وہدایت کا فرض عائد ہوتا ہے خصوصاً علمائے اور مشائخ لوگوں میں حقوق العباد کی اہمیت کو واضح کریں اور ان کو بتائیں کہ توبہ یہ ہے کہ پھر دوبارہ وہ گناہ نہ کیا جائے ورنہ زبانی توبہ اللہ کے غضب کو دعوت دیتا ہے۔

(انوار الفرید صفحہ ۴۲۲، ۴۲۳)

وما علینا الا لبلاغ المبین

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیب الکریم

وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری

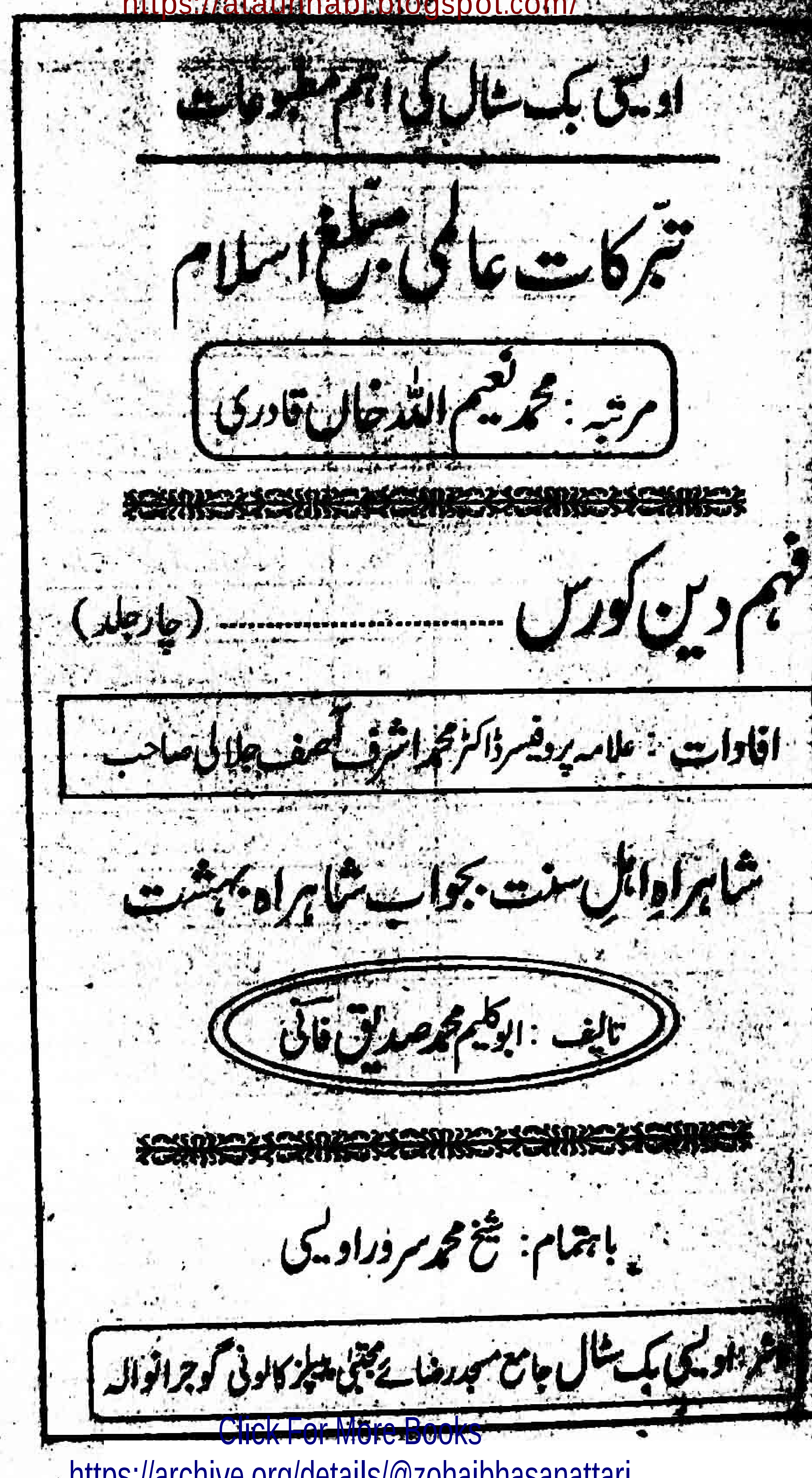
محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

بہاول پور پاکستان

۴ ربیع الاول شریف ۱۴۲۱ھ

فہرست کتب اویسی بک سٹال

تبرکات عالمی مبلغ السلام	حضرت علامہ عبدالعلیم میرٹھی علیہ الرحمۃ	300
شاہراہِ اہلسنت	ابوکلیم محمد صدیق فانی صاحب	220
زندہ نبی کے زندہ صحابہ	محمد سرور قادری رضوی گوندلوی	40
نماز کا سنت طریقہ	محمد سرور قادری رضوی گوندلوی	20
عقائد معمولات اہلسنت	مفتی عبدالمتین صاحب	30
قرآن پاک کے آداب	محمد نعیم اللہ خاں صاحب ایم اے	25
بارہ ماہ کے فضائل و مسائل	مفتی اشرف رضا قادری	36
سات متنازعہ مسائل اور اہلسنت کا موقف	مفتی محمد رضوان الرحمٰن فاروقی	20
شفاء اور برکت	مولانا محمد انور رضوی	20
تحقیق مسئلہ ختم نبوت	محمد نواز بشیر جلالی	20
میلاد مصطفےٰ ﷺ	محمد نواز بشیر جلالی	20
بھیڑ نما بھیڑیے	امام المناظرین صوفی اللہ دتہ راشدی	20
یزید علماء اہلسنت کی نظر میں	امام المناظرین صوفی اللہ دتہ راشدی	20
ہم زندہ جاوید کا ماتم نہیں کرتے	صاحبزادہ سید زین العابدین شاہ صاحب	15
میلاد النبی ﷺ	علامہ سعید احمد کاظمی علیہ الرحمۃ	24
جاگ سنی جاگ	مولانا قاری سید عرفان شاہ مشہدی	15
غلط مسائل	مولانا حنیف اختر صاحب	15
نعرہ رسالت پر اجماع امت	مولانا احسان اللہ صاحب	15



اویسی بک سٹال کی اہم مطبوعات

تبرکات عالمی مبلغ اسلام

مرتبہ: محمد نعیم اللہ خان قادری

فہم دین کورس .... (چار جلد)

افادات: علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب

شاہراہِ اہلِ سنت بجواب شاہراہ بہشت

تالیف: ابو کلیم محمد صدیق فانی

باہتمام: شیخ محمد سرور اویسی

ناشر اویسی بک سٹال جامع مسجد رضائے مجتبیٰ پیپلز کالونی گوجرانوالہ

ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب کی تصانیف

فہم دین جلد نمبر 1	200	چٹاگانگ میں چند روز	25
فہم دین جلد نمبر 2	200	مناظرہ دعا بعد نماز جنازہ	8
شانِ رسالت کو سمجھنے کا ایمانی طریق	30	یورپ میں اسلام کے پھیلتے اثرات	15
فتح حق کے علمبرداروں کی	12	خاندانی منصوبہ بندی اور اسلام	15
مقتدی فاتحہ کیوں پڑھے؟	15	قربانی صرف 3 دن جائز ہے	15
صلوٰۃ وسلام پر اعتراض آخر کیوں؟	15	نماز تراویح ۲۰ رکعت سنت ہے	15
سرکار غوث اعظمؓ اور آپ کا آستانہ	10	علوم غیب مصطفیٰ ﷺ	8
فقہ حنفی پر چند اعتراضات کے جوابات	15	رسول اللہ ﷺ بحیثیت بشر	15
ایک نومسلم کے سوالات کے جوابات	8	ظہور امام مہدی علیہ السلام	8
امام اعظم ابوحنیفہ بحیثیت بانی فقہ	15	قرآنی آیات کے حیرت انگیز اثرات	8
مناظر کائنات حسن رسول اللہ ﷺ	8	فکر آخرت	30
مفہوم قرآن بدلنے کی واردات (5 حصے)	100	فہم دین اور ہماری ذمہ داریاں	15
جنت کی خوشخبری پانے والے دس صحابہ	30	محبت الٰہی اور اس کی چاشنی	15
حضرت عمر فاروقؓ کا علمی ذوق	15	منصب نبوت اور عقیدہ مومن	15
توحید باری تعالیٰ	15	محاسبہ نفس اور اس کا طریق کار	15
میلاد النبی ﷺ کی شرعی حیثیت	15	فہم زکوٰۃ	15
فحش گانوں کا عذاب	15	رسول اللہ ﷺ کی نماز	15
سرزمین عراق مع عراق میں میلاد النبی	25	حل مشکلات اور عقیدہ صحابہ	15
شانِ ولایت	15	ایصال ثواب اور گیارہویں شریف	15
محبت ولی کی شرعی حیثیت	15	ربط ملت اور اہلسنت وجماعت کی ذمہ داریاں	15
درد بھرا پیغام	300 سینکڑہ	نماز تراویح ۲۰ رکعت سنت ہے	300 سینکڑہ

عربی کے بعد اردو زبان میں اہل سنت کے لئے عظیم علمی اور روحانی تحفہ

تفسیر فیوض الرحمٰن ترجمہ تفسیر روح البیان

مترجم: عمدۃ المفسرین، سند المحدثین، استاذ العلماء فیض ملت حضرت علامہ

محمد فیض احمد اویسی صاحب مدظلہ

گیارہویں صدی ہجری کے مشہور عالم معارف کامل علامہ محمد اسماعیل حقی قدس سرہ کی تفسیر روح البیان مستند تفاسیر کا خلاصہ، کتب احادیث وفقہ کے معتبر حوالوں سے مزین بے شمار معارف وحقائق کا گنجینہ اور اہل ایمان وعرفان کیلئے سرمہ بصیرت ہے خاص وعام اردو خواں طلبہ وعوام کی دینی معلومات میں بھی اس کے مطالعہ سے بیش بہا اضافہ ہوتا ہے۔ کامل تیس پاروں کی تفسیر روح البیان، عالمانہ وفاضلانہ، محققانہ ومؤرخانہ بھی ہے۔ حضرت فیض ملت علامہ اویسی صاحب مدظلہ قبلہ نے مہارت تامہ اور محنت شاقہ کے ساتھ فیوض الرحمان کے نام سے تفسیر روح البیان کا مکمل اردو ترجمہ فرمایا ہے آج ہی کامل سیٹ خریدیں اور خریدنے کی ترغیب دیں

ناشر مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاولپور (پاکستان)